بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 50

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

29 رجمادی الاوّل 1445 ہجری قمری ● 14 رفتح 1402 ہجری شمسی ● 14 دسمبر 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ (سورۃ الانفال:25)

ترجمہ: اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تاکہ وہ تمہیں زندہ کرے

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 دسمبر 2023 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔آمین۔

یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت، مال وعزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کیلئے کوئی راحت یا اطمینان اور سکینت کا موجب ہو جاتی ہے، ہرگز نہیں، وہ اطمینان اور وہ تسلی اور وہ تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے، ان باتوں سے نہیں ملتی، وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

جہنم کی حقیقت

اب سمجھنا چاہئے کہ جہنم کیا چیز ہے؟ ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے۔ دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کیلئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کیلئے متولّی نہیں ہوتا۔ یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت، مال وعزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کیلئے کوئی راحت یا اطمینان اور سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشت میں ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ اطمینان اور وہ تسلی اور وہ تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے، ان باتوں سے نہیں ملتی۔ وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے۔ جس کیلئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی یہی وصیت تھی کہ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ (البقرۃ:133) لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی۔ یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی، بلکہ اسکو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں وپیچاں رکھتی ہے۔ اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال ودولت یا زن وفرزند کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔ مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے۔ ان سے بھی انسان کیلئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے اور اس طرح پر یہ بات کہ نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ (الھمزۃ:7،8) منقولی رنگ میں نہیں رہتا بلکہ معقولی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی اور ایک جلے ہوئے کوئلہ سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے۔ یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 503، مطبوعہ 2018 قادیان)

عیسائی حضرت مسیح کو غیر معمولی عظمت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُن میں بعض اخلاق مخصوص طور پر پائے جاتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان باتوں کو ردّ کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ ساری خوبیاں حضرت یحییٰؑ میں بھی پائی جاتی تھیں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ مریم آیت 15 وَّبَرًّۢا بِوَالِدَیۡہِ وَلَمۡ یَکُنۡ جَبَّارًا عَصِیًّا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

بَرًّۢا بِوَالِدَیۡہِ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اُسکا اپنے ماں باپ سے یہ سلوک تھا کہ وہ اُن کا پورا مطیع اور فرمانبردار تھا۔ وہ اُن تمام اخلاق فاضلہ کو پسند کرتا تھا جن کو وہ پسند کرتے تھے اور اُن تمام برائیوں سے بچتا تھا جن کو وہ ناپسند کرتے تھے۔

وَلَمۡ یَکُنۡ جَبَّارًا عَصِیًّا اور پھر وہ جبار اور نافرمان بھی نہیں تھا۔

یہ خوبیاں جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں یہ بھی اسی لئے بیان کی ہیں کہ عیسائی حضرت مسیحؑ کے متعلق یہ کہا کرتے ہیں کہ اُس نے کیا ہی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے کہ ’’جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔‘‘ (انجیل متی باب 5 آیت 39)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یحییٰ بھی جبار نہیں تھا۔ اُس نے جو تعلیم دی اُس میں بھی ظلم کا کوئی پہلو نہیں تھا۔

اسی طرح عیسائی حضرت مسیحؑ کی یہ بڑی خوبی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ’’جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو۔‘‘ (انجیل متی باب 22 آیت 21)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یحییٰ بھی عَصِیًّا نہیں تھا۔ اس نے بھی یہی تعلیم دی تھی کہ نافرمانی مت کرو اور قیصر کا حق قیصر کو اور خدا کا حق خدا کو دو۔

غرض وہ ساری خوبیاں جو حضرت مسیحؑ میں بیان کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رنگ میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بھی دی تھیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت یحییٰ حضرت مسیحؑ سے درجہ میں کم تھے لیکن یہاں درجہ اور مقام پر بحث نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا ذکر کر رہا ہے کہ حضرت مسیحؑ میں کوئی نرالی خصوصیت نہیں تھی۔ چونکہ عیسائی حضرت مسیح کو غیر معمولی عظمت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُن میں بعض اخلاق مخصوص طور پر پائے جاتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان باتوں کو ردّ کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ ساری خوبیاں حضرت یحییٰؑ میں بھی پائی جاتی تھیں۔ اگر ان باتوں کی وجہ سے تم عیسیٰ کو فضیلت دیتے ہو تو یحییٰ کو کیوں فضیلت نہیں دیتے؟

(تفسیر کبیر، جلد 5، صفحہ 148، مطبوعہ 2010 قادیان)

---

128 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29، 30 اور 31 دسمبر 2023ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29، 30 اور 31 دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(2500) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ بکریاں دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ میں ان کو تقسیم کر دیں۔ یہ بکریاں قربانیوں کیلئے تھیں تو ان میں سے ایک سال کا بچہ باقی رہ گیا۔ حضرت عقبہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس کی قربانی تم کر لو۔

(2501/2) عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ ان کی ماں حضرت زینب بنت حمیدؓ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی (حضرت زینبؓ نے) کہا: یا رسول اللہ! اس بچے سے بیعت لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ چھوٹا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کیلئے دعا کی۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الشرکۃ، مطبوعہ 2008 قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت
پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 24 نومبر 2023 (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ (جرمنی 2023)
جرمنی کے واقفین وواقفات نو ڈاکٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے آن لائن ملاقات
اعلان وصایا
نماز جنازہ حاضر وغائب
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال وجواب
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی مساجد کو آباد کریں اور پانچ وقت نماز کیلئے مسجدوں میں آئیں اور صرف خود ہی نیک اور عبادت گزار نہیں بننا بلکہ اپنی اولادوں میں بھی یہ نیکی پیدا کرنی ہے

خود بھی اور اپنے اہل وعیال کو بھی ہمیشہ نظامِ خلافت کے ساتھ چمٹائے رکھیں، یادرکھیں کہ نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک اہم تعلق ہے

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2023ء کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

پیارے ممبران مجلس انصاراللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپکو چند ضروری نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے آپ کو مسیح اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ اس لئے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کر سکیں کریں۔ اور شکر ادا کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ اپنے اندر احمدیت قبول کرنے کے بعد نمایاں تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے عمل، کردار، بات چیت اور چال ڈھال سے یہ ثابت کریں اور دنیا کو بتائیں کہ ہم ہی ہیں جو اسلام کا صحیح اور حقیقی نمونہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ایسا زندہ تعلق پیدا کریں کہ نظر آئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے کس قسم کی پاک تبدیلی کی توقع رکھتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں: ”راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔“ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 272)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ”ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور پھر (اس پر) عمل کرو۔“ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 215)

تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ عبادات بجالاؤ، نمازیں پڑھو، دعائیں کرو، اللہ سے اس کا فضل مانگو پھر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کو سمجھو اور یہ تعلیم ہمیں قرآن کریم سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم کو بھی غور سے پڑھو، اس پر تدبر کرو، سوچو اور اس میں دیے گئے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔

قرآن شریف اور احادیث میں نماز کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ اور نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کرو۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی مساجد کو آباد کریں اور پانچ وقت نماز کیلئے مسجدوں میں آئیں۔ اور صرف خود ہی نیک اور عبادت گزار نہیں بننا بلکہ اپنی اولادوں میں بھی یہ نیکی پیدا کرنی ہے۔ صحیح عبادت کرنے والا وہی ہے جو اپنی اولاد میں بھی یہی نیکی قائم رکھتا ہے۔

ایک روایت ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ صدقہ جاریہ کر جائے، یا ایسا علم چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔ تیسرے نیک لڑکا جو اس کیلئے دعا کرتا رہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ)

پس ہر احمدی کو اپنی اولاد کی تربیت کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

ایک اور اہم نصیحت خلافت سے وابستگی ہے۔ آپ خود بھی اور اپنے اہل وعیال کو بھی ہمیشہ نظامِ خلافت کے ساتھ چمٹائے رکھیں۔ یادرکھیں کہ نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک اہم تعلق ہے اور شریعت اسلامیہ کا یہ ایک اہم حصہ ہے۔ دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی۔ جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی۔ پس خلافت احمدیہ سے اپنے تعلق کو جوڑیں اور اس حق کی ادائیگی کی طرف توجہ بھی دیں جس کا خدا تعالیٰ نے خلافت کا انعام حاصل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ان واقعات نے جو جماعتی قربانی کی صورت میں ہوئے جس طرح پہلے سے بڑھ کر ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف راغب کیا ہے

اس جذبے کو، اس ایمانی حرارت کو اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی آہ وبکا کے عمل کو، اپنے اندر پاک تبدیلیوں کی کوششوں کو کبھی کمزور نہ ہونے دیں

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت 2023ء کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

پیارے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ”شہدائے احمدیت“ کے موضوع پر امسال اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پارہی ہے۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ تو یادرکھنا چاہئے کہ شہید کا اسلام میں بہت بڑا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

”اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔“ (البقرۃ:155-157)

جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کی جو قربانیاں پیش کی جارہی ہیں۔ اُن میں سب سے عظیم الشان قربانی تو وہ ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے پیش کی۔ اس موقع پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: ”جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اُس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں۔ اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں۔“ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 75)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فکر تھی کہ پتہ نہیں میرے بعد کیا ہو۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ کے بعد بھی ایسے لوگ پیدا ہوئے اور ہورہے ہیں جنہوں نے دنیاوی لالچوں کی پروا نہیں کی اور اپنی جانیں بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ باپ نے بیٹے کو اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھا اور بیٹے نے باپ کو اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھا لیکن پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ اور پھر خود بھی جان قربان کردی۔

28؍مئی 2010ء کو جب نماز جمعہ کے وقت جماعت کی دو مساجد میں ہمارے پیارے احمدیوں کو شہید کیا گیا تھا اس وقت میں نے ہر گھر میں فون کیا تو بچوں، بیویوں، بھائیوں، ماؤں اور باپوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔ ان کی پُرعزم آوازوں میں یہ پیغام صاف سنائی دے رہا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوش ہیں۔ یہ ایک ایک دو دو قربانیاں کیا چیز ہیں ہم تو اپنا سب کچھ اور اپنے خون کا ہر قطرہ مسیح موعودؑ کی جماعت کیلئے قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔ یہ اس ایمان کی وجہ سے ہے جو زمانے کے امام کو ماننے کی وجہ سے ہم میں پیدا ہوا۔

چند ماہ قبل براعظم افریقہ کے ملک برکینا فاسو میں عشق ووفا اور اخلاص اور ایمان اور یقین سے پُر افرادِ جماعت نے جو نمونہ مجموعی طور پر دکھایا ہے وہ حیرت انگیز ہے، اپنی مثال آپ ہے۔ جن کو موقع دیا گیا کہ مسیح موعودؑ کی صداقت کا انکار کرو تو ہم تمہاری جان بخشی کر دیتے ہیں۔ لیکن ان ایمان اور یقین سے پُر لوگوں نے جن کا ایمان پہاڑوں سے زیادہ مضبوط نظر آتا ہے جواب دیا کہ جان تو ایک دن جانی ہے، آج نہیں تو کل، اِس کے بچانے کیلئے ہم اپنے ایمان کا سودا نہیں کر سکتے۔ جس سچائی کو ہم نے دیکھ لیا ہے اسے ہم چھوڑ نہیں سکتے اور یوں ایک کے بعد دوسرا اپنی جان قربان کرتا چلا گیا۔ ان کی عورتیں اور بچے بھی یہ نظارہ دیکھ رہے تھے اور کوئی واویلا کسی نے نہیں کیا۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تذکرۃ الشہادتین میں ایک رؤیا کا ذکر فرماتے ہوئے لکھا کہ ”خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کردے گا۔“ (روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 76)

آپؑ نے اپنی رؤیا سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مجھے امید ہے کہ صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کردے گا۔ ہم گواہ ہیں کہ آج افریقہ کے رہنے والوں نے اجتماعی طور پر اس کا نمونہ دکھا دیا اور قائم مقامی کا حق ادا کردیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کررہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مُردے تمام جمع ہوجائیں اور میرے مارنے کیلئے دعائیں کریں، تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔“ (اربعین نمبر 4، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 473)

مخالفین احمدیت اور دشمنان احمدیت کے ظالمانہ فعل اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ دعاؤں سے اور دلائل سے تو جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جس حکومت وطاقت کا تمہیں زعم ہے اسکا استعمال بھی کرلو بلکہ کررہے ہو۔ کیا اس مخالفت سے احمدیت کے قدم رکے ہیں؟ احمدیت تو ہر جہت اور ہر سُو پھیلتی چلی جارہی ہے۔ ہر مخالفت کے بعد سعید فطرت احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آئے ہیں۔

پس ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ان واقعات نے جو جماعتی قربانی کی صورت میں ہوئے جس طرح پہلے سے بڑھ کر ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف راغب کیا ہے، اس جذبے کو، اس ایمانی حرارت کو اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی آہ وبکا کے عمل کو، اپنے اندر پاک تبدیلیوں کی کوششوں کو کبھی کمزور نہ ہونے دیں، کبھی کمزور نہ ہونے دیں، کبھی اپنے بھائیوں کی قربانی کو مرنے نہ دیں جو اپنی جان کی قربانیاں دے کر ہمیں زندگی کے نئے راستے دکھا گئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور آپ کو ایمان اور استقامت میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات اور اپنے ارشادات میں بے شمار جگہ اپنے آنے کی غرض اور اس زمانے میں کسی مصلح کے آنے کی ضرورت کا بیان فرمایا ہے

’’اصل حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کے دعویٰ نبوت پر سب سے پہلے زمانہ کی ضرورت دیکھی جاتی ہے، پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر آیا ہے یا نہیں، پھر یہ بھی سوچا جاتا ہے کہ خدا نے اس کی تائید کی ہے یا نہیں، پھر یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ دشمنوں نے جو اعتراض اٹھائے ہیں ان اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا گیا یا نہیں، جب یہ تمام باتیں پوری ہو جائیں تو مان لیا جائے گا کہ وہ انسان سچا ہے ورنہ نہیں‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

’’بلاشبہ ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے جو دوبارہ یقین بخش کر ایمان کی جڑھوں کو پانی دیوے اور اس طرح پر بدی اور گناہ سے چھڑا کر نیکی اور راستی کی طرف رجوع دیوے‘‘

مخالفین کی مخالفت کے باوجود افرادِ جماعت کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے مضبوط فرمایا اور فرماتا چلا جا رہا ہے

پرانے احمدیوں کیلئے بھی لمحہ فکر یہ ہے کہ ان کو بھی تبلیغ کی طرف توجہ دینی چاہئے

چاہے وہ پرانے احمدی ہیں یا نئے، اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا ایمان مضبوط رہے اور ہمیں نشان بھی کوئی دکھا اور ہدایت دیتا رہ

برکینا فاسو کے شہیدوں نے اپنی جان دے کر وہاں کے احمدیوں کا ایمان کمزور نہیں کیا بلکہ ہر روز ان کے ایمان میں مضبوطی آ رہی ہے

اللہ تعالیٰ نہ صرف لوگوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی ثابت فرماتا ہے بلکہ خلافت احمدیہ کے نظام کے ساتھ اپنی تائیدات کے نظارے بھی دکھاتا ہے اور خواب کے ذریعہ پہلے ہی انہیں مضبوط کر دیتا ہے

کہاں تو عیسائیت دنیا میں اپنے جھنڈے گاڑنے کی باتیں کرتی تھی اور کہاں اب عیسائی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے آ رہے ہیں

یہ سب دیکھ کر بھی ان نام نہاد مذہب کے ٹھیکیداروں کی آنکھیں نہیں کھلتیں تو پھر ان کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے

ہر احمدی کو اس بات کو بھی سمجھنا چاہئے کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو مان لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیم کا حقیقی نمونہ ہوں، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی عملی تصویر ہوں اور جب یہ ہوگا تو تب ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی بنیں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے

سمجھتے ہیں کہ یہ جنگ وہیں تک محدود رہے گی لیکن ان کے جو عقلمند ہیں وہ بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ یہ صرف ان علاقوں میں محدود نہیں رہے گی بلکہ باہر بھی پھیلے گی اور ان کے ملکوں تک بھی پہنچ جائے گی

سنا ہے سعودی بادشاہ نے بھی کہا ہے کہ مسلمانوں کی ایک آواز ہونی چاہئے تو ایک آواز بنانا پڑے گی، اس کیلئے ایک ٹھوس کوشش کرنی پڑے گی

اگر یہ احساس پیدا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو اس احساس کو عملی جامہ پہنانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ بہرحال دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں

فلسطین کے مظلومین کیلئے دعا کی مکرّر تحریک

مکرم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ، مکرم محمد قاسم خان صاحب آف کینیڈا، مکرم عبدالکریم قدسی صاحب، مکرم میاں رفیق احمد گوندل صاحب اور مکرمہ نسیمہ لئیق صاحبہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 ؍نومبر 2023ء بمطابق 24 ؍نبوت 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات اور اپنے ارشادات میں بے شمار جگہ اپنے آنے کی غرض اور اس زمانے میں کسی مصلح کے آنے کی ضرورت کا بیان فرمایا ہے۔

اور یہ ثابت فرمایا ہے کہ آپؑ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنا عین وقت کی ضرورت تھا اور اللہ تعالیٰ کی سنت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اتمام حجت کیلئے میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ...... خدائے تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اِباحَت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ سوائے حق کے طالبو سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ وقت وہی وقت نہیں ہے جس میں اسلام کیلئے آسمانی مدد کی ضرورت تھی۔ کیا ابھی تک تم پر یہ ثابت نہیں ہوا کہ گذشتہ صدی میں جو تیرھویں صدی تھی کیا کیا صدمات اسلام پر پہنچ گئے اور ضلالت کے پھیلنے سے کیا کیا ناقابلِ برداشت زخم ہمیں اٹھانے پڑے۔ کیا ابھی تک تم نے معلوم نہیں کیا کہ کن کن آفات نے اسلام کو گھیرا ہوا ہے۔ کیا اس وقت تم کو یہ خبر نہیں ملی کہ کس قدر لوگ اسلام سے نکل گئے کس قدر عیسائیوں میں جا ملے کس قدر دہریہ اور طبعیہ ہو گئے اور کس قدر شرک اور بدعت نے توحید اور سنت کی جگہ لے لی اور کس قدر اسلام کے ردّ کیلئے کتابیں لکھی گئیں اور دنیا میں شائع کی گئیں۔ سو تم اب سوچ کر کہو کہ کیا اَب ضرور نہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف

سے اس صدی پر کوئی ایسا شخص بھیجا جاتا جو بیرونی حملوں کا مقابلہ کرتا۔ اگر ضرورتھا توتم دانستہ الٰہی نعمت کو ردّ مت کرو اور اس شخص سے منحرف مت ہوجاؤ جس کا آنا اس صدی پر اس صدی کے مناسب حال ضروری تھا اور جس کی ابتدا سے نبی کریم نے خبر دی تھی۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد5، صفحہ 251 تا 253)

پھر آپؑ کسی آنے والے شخص کی سچائی کے پرکھنے کے معیار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’کسی شخص کے سچا ماننے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ اس کی کھلی کھلی خبر کسی آسمانی کتاب میں موجود بھی ہے۔ اگر یہ شرط ضروری ہے تو کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہوگی۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کے دعویٰ نبوت پر سب سے پہلے زمانہ کی ضرورت دیکھی جاتی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر آیا ہے یا نہیں۔ پھر یہ بھی سوچا جاتا ہے کہ خدا نے اس کی تائید کی ہے یا نہیں۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ دشمنوں نے جو اعتراض اٹھائے ہیں ان اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا گیا یا نہیں۔ جب یہ تمام باتیں پوری ہوجائیں تو مان لیا جائے گا کہ وہ انسان سچا ہے ورنہ نہیں۔

اب صاف ظاہر ہے کہ زمانہ اپنی زبان حال سے فریاد کر رہا ہے کہ اِس وقت اسلامی تفرقہ کے دُور کرنے کیلئے اور بیرونی حملوں سے اسلام کو بچانے کیلئے اور دنیا میں گم شدہ روحانیت کو دوبارہ قائم کرنے کیلئے بلاشبہ ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے جو دوبارہ یقین بخش کر ایمان کی جڑھوں کو پانی دیوے۔ اور اس طرح پر بدی اور گناہ سے چھڑا کر نیکی اور راستی کی طرف رجوع دیوے۔

سو عین ضرورت کے وقت میں میرا آنا ایسا ظاہر ہے کہ میں خیال نہیں کرسکتا کہ بجز سخت متعصّب کے کوئی اس سے انکار کر سکے۔ اور دوسری شرط یعنی یہ دیکھنا کہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر آیا ہے یا نہیں۔ یہ شرط بھی میرے آنے پر پوری ہوگئی ہے کیونکہ نبیوں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ جب چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہوگا تب وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ سو قمری حساب کے رُو سے چھٹا ہزار جو حضرت آدمؑ کے ظہور کے وقت سے لیا جاتا ہے مدت ہوئی جو ختم ہو چکا ہے اور شمسی حساب کے رُو سے چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہے۔‘‘ وہ بھی ہو چکا ہے۔ ’’ماسوا اس کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر ایک مجدد آئے گا جو دین کو تازہ کرے گا اور اب اِس چودھویں صدی میں سے اکیس سال گزر رہی چکے ہیں۔‘‘ جب آپؑ نے فرمایا یہ اس وقت کی بات ہے۔ ’’اور بائیسواں گزر رہا ہے۔ اب کیا یہ اس بات کا نشان نہیں کہ وہ مجدد آ گیا۔‘‘

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن، جلد20، صفحہ 194-195)

غیر لوگ مانیں یا نہ مانیں۔ ہمارے مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو تسلیم کریں یا نہ کریں لیکن یہ تو پکار پکار کر اب خود بھی کہہ رہے ہیں اور ہر جگہ یہ کہا جا رہا ہے کہ اسلام میں کسی مہدی اور مصلح کی ضرورت ہے جو اسلام کی کشتی کو سنبھالے لیکن جو آنے والا ہے وہ ان پیشگوئیوں کے مطابق آیا اور جو وقت کی ضرورت کے مطابق آیا اس کو ماننے کو تیار نہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ اپنی سچائی کی تائید میں بے شمار نشانات بھی پیش فرمائے ہیں۔ ان سب کا، تمام کا ذکر کرنا تو یہاں ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ آج سے تئیس برس پہلے براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے کہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلہ کو مٹا دیں اور ہر ایک مکر کام میں لائیں گے مگر مَیں اس سلسلہ کو بڑھاؤں گا اور کامل کروں گا اور وہ ایک فوج ہو جائے گی۔ اور قیامت تک ان کا غلبہ رہے گا اور میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک شہرت دوں گا اور جوق در جوق لوگ دُور سے آئیں گے اور ہر ایک طرف سے مالی مدد آئے گی۔ مکانوں کو وسیع کرو کہ یہ طیاری آسمان پر ہو رہی ہے۔ اب دیکھو‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’دیکھو کس زمانہ کی یہ پیشگوئی ہے جو آج پوری ہوئی۔ یہ خدا کے نشان ہیں جو آنکھوں والے ان کو دیکھ رہے ہیں مگر جو اندھے ہیں ان کے نزدیک ابھی تک کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔‘‘

(نزول المسیح، روحانی خزائن، جلد18، صفحہ 384-385)

آج بھی جماعت احمدیہ کی ترقی اور ہر سال لوگوں کا لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں شامل ہونا، قربانیوں میں بڑھنا آپؑ کی سچائی کا ثبوت ہے۔ آج دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں آپؑ کا پیغام نہ پہنچا ہو، جہاں آپؑ کے پیغام کی وجہ سے سعید روحوں کو اسلام کی طرف توجہ پیدا نہ ہوئی ہو اور انہوں نے اسلام قبول نہ کیا ہو بلکہ بعض جگہ ایسے واقعات ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خود لوگوں کی راہنمائی فرمائی ہے اور وہ جماعت میں شامل ہوئے۔

مخالفین کی مخالفت کے باوجود افراد جماعت کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے مضبوط فرمایا اور فرماتا چلا جا رہا ہے۔

پس آج بھی جو ہم اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے دیکھ رہے ہیں یہ ایک احمدی کیلئے مضبوطی ایمان کا ذریعہ ہیں۔ بعض لوگوں کے واقعات میں اس وقت پیش کرنا چاہتا ہوں۔

بابائیو اسلام بیک (Boboev Islombek) صاحب روسی ہیں، قرغیزستان کے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرا تعلق قرغیزستان میں کاشغر قِشلاق سے ہے اور کہتے ہیں میرے خط لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرتے ہوئے حقیقی اسلام یعنی جماعت میں شامل ہو رہا ہوں۔ احمدیت میں شامل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اسلام کی خوبیوں کو بہت عمدہ طریق پر بیان کیا ہے۔ مجھے یقین ہوگیا ہے کہ صرف امام مہدیؑ ہی اس طرح اسلام کی خوبیوں کو بیان کر سکتے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے متقی بنا دے اور دس شرائط بیعت پر عمل کرنے والا بنا دے۔ یہ ایک دُور دراز کے علاقے میں بیٹھے ہوئے شخص کا بیان ہے۔ اب ایک جگہ نہیں ہر ملک میں یہ حال ہے۔

کانگو کا ایک صوبہ منیما (Maniema) ہے۔ وہاں ایک جگہ ہے رَوْدِیکا (Rodika)۔ وہاں ایک عیسائی دوست فیروز ماجک صاحب ہیں۔ ان تک جماعت کے پمفلٹ پہنچے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کی نعمت کا بیان تھا تو اس کو پڑھ کر ان کی کایا پلٹ گئی۔ کہنے لگے میں اسی اسلام کی تلاش میں تھا۔ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوگئے۔ اسی طرح ایک اَور دوست حسین صاحب نے بھی جماعت کے پمفلٹ پڑھ کر نہ صرف بیعت کر لی بلکہ انہوں نے آگے تبلیغ بھی شروع کر دی اور ان کی تبلیغ سے ہی اب تک جب یہ رپورٹ آئی تھی پانچ لوگ انہوں نے احمدیت میں داخل کر لیے۔ تو اس طرح لوگ صرف خود ہی نہیں شامل ہو رہے بلکہ تبلیغ بھی کر رہے ہیں اور یہ پرانے احمدیوں کیلئے بھی لمحہ فکریہ ہے کہ ان کو بھی تبلیغ کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

پھر تنزانیہ کا ایک ریجن ہے شیانگا۔ وہاں کی ایک جماعت ہے موانگالانگا (Mwangalanga)۔ یہاں جماعت میں جب احمدیت کا آغاز ہوا تو شروع میں احمدی احباب درختوں کے سائے میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ اسی دوران وہاں پر ایک شخص محمد فونگونگا (Fungagunga) نے جماعت کی شدید مخالفت شروع کر دی اور چند احباب سے مل کر مشہور کر دیا کہ یہ احمدی تو مسلمان ہی نہیں ہیں اور ہم مسلمان جلد ہی یہاں مسجد بنائیں گے۔ اس شخص نے ایک صاحبِ حیثیت خاتون کی ضمانت بھی لے لی کہ وہ مسجد کیلئے رقم دے گی۔ دوسری طرف جب ایک مخلص احمدی رمضان صاحب نے اپنی زمین مسجد کیلئے وقف کی تو اس شخص نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح یہ قطعہ زمین غیر از جماعت مسلمانوں کو مل جائے مگر وہ احمدی ثابت قدم رہے یہاں تک کہ جماعت کی مسجد بننا شروع ہوئی اور پایہ تکمیل تک پہنچ گئی۔ اس اثنا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ اس مخالف شخص کے گھر تک پہنچی۔ اب یہ مخالفت کر رہا ہے اور اس کے گھر بھی احمدیت کا پیغام پہنچ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسکی بیوی اور بچوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی اور اب وہ اپنی مخالفت میں اکیلا رہ گیا ہے۔ اب اگر اس شخص میں عقل ہو اور اس جیسے بہت سے ایسے لوگ ہیں تو ان کیلئے یہی نشان کافی ہے کہ باوجود مخالفت کے اللہ تعالیٰ نے اسکے بیوی بچوں کے دل میں حقیقی اسلام کا جوش پیدا کیا اور اس کا کوئی زور نہیں چلا۔ یہ ایمان، یہ تبدیلی کوئی انسان پیدا کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی ہوتا ہے۔

پھر ایک اَور مثال ہے ایمان کی مضبوطی کی، اللہ تعالیٰ کی تائید کی۔

ارجنٹائن اب ایک دُور سے امریکہ کے علاقے میں بالکل دوسرا علاقہ ہے۔ ایک افریقہ چل رہا ہے۔ کوئی روس چل رہا ہے۔ کبھی امریکہ ہے۔ وہاں کی ایک خاتون ہیں ماریلہ (Mariela) صاحبہ انہوں نے اسلام قبول کیا تھا لیکن وہ مسلمانوں کے عملی رویّے کی وجہ سے اسلام سے دُور جا رہی تھیں۔ احمدی نہیں ہوئی تھیں۔ اسلام قبول کر لیا تھا۔ جب موصوفہ کا جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا اور وہ مشن ہاؤس آ کر ہماری عربی اور اسلام کلاسز میں شامل ہوتی رہیں اور کچھ ماہ بعد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگئیں۔ کہنے لگیں کہ مجھے بیعت کر کے اطمینان ہوا ہے کیونکہ میں نے جماعت کی تعلیمات اور عمل میں مطابقت پائی ہے اور حقیقی اخوّت کی فضا محسوس کی ہے۔

اس میں ہر ایک کو خواہ نیا آنے والا ہو خدمت کا موقع دیا جاتا ہے اور کسی قسم کی discrimination نہیں ہے، فرق نہیں ہے۔ موصوفہ کی بیٹی جو کہ غیر مسلم ہے وہ سنّی اسلامک سنٹر میں پڑھ رہی تھی، یہ ان کا ہائی سکول تھا۔ عربوں نے وہاں پیسہ خرچ کیا ہوا ہے۔ جب سکول کی ایڈمنسٹریشن کو اس کی والدہ کے جماعت میں شامل ہونے کا پتہ چلا تو اس پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا اور جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہے۔ جب سکول والوں کو علم ہوا کہ ان کی بیٹی نے اپنے سکول کے پراجیکٹ کے تحت اپنی ذاتی خواہش سے جماعت کے مشن ہاؤس کیلئے خاص ڈیکوریشن کے pieces بھی تیار کیے ہیں تو اس پر سکول کی انتظامیہ سخت ناراض ہوئی اور اس بچی کو کہا کہ جماعت احمدیہ کی حمایت میں تمہارے لیے سکول میں مشکلات ہوں گی۔ تم اور تمہاری والدہ جماعت سے علیحدہ ہو جاؤ۔ جب اس کی والدہ کو علم ہوا تو اس نے فوراً بغیر کسی تردّد کے خود ہی اپنی بیٹی کا اس اسلامی سکول سے تبادلہ کروا لیا اور کہنے لگی کہ اب مجھے بھی اور میری بیٹی کو بھی تسکین ہے کہ ہمیں کوئی بھی ہمارے مذہب کی بنا پر تنگ نہیں کرے گا۔ میں نے جماعت کو حق خیال کرتے ہوئے قبول کیا ہے تو پھر میں غیروں کے سامنے بھی خوشی اور فخر سے اس کا اظہار کروں گی خواہ انہیں برا ہی لگے۔ یہ ایمان ہے جو اُن لوگوں میں پیدا ہو رہا ہے۔

بخارا جو رشیا کا علاقہ ہے وہاں ایک مخلص احمدی سنت سلطانووچ صاحب ہیں۔ ازبکستان سے ان کا تعلق ہے اور رشیا میں ملازمت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں اکیلا ہی احمدی ہوں اور اپنی اہلیہ اور بچے کو اسلام احمدیت کی تعلیمات سے متعارف کراتا رہتا ہوں۔ شوق ہے کہ میرے بیوی بچے بھی احمدی ہو جائیں۔ بہت دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اسلام احمدیت کے نور سے منور کرے۔ کہتے ہیں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میری خواب میں آئے اور میرے دل پر سر رکھ کر مسلسل سورۂ اخلاص کی تلاوت فرما رہے ہیں جس سے مجھے بہت ہی دلی سکون ملا۔ اسی طرح میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں اپنی اہلیہ اور بیٹے کے ساتھ موجود ہوں اور وہاں میں نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو بھی دیکھا۔ مجھے اس خواب سے یہ اطمینان ملا کہ جنت سے مراد اسلام احمدیت ہے جس کی تعلیم جنت نما ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری اہلیہ اور بیٹے کو بھی اس جنت میں لے کر آئے گا۔ ابھی اس خواب کو چند دن ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے انیس سالہ بیٹے دیار بیگ سنت کا دل اسلام احمدیت کیلئے کھول دیا اور اس نے بیعت کر لی ہے۔ میرے لیے بڑا خوشی کا دن تھا۔ الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح میری اہلیہ کے دل کو بھی کھولے اور اسلام احمدیت کی آغوش میں لے

آئے۔ تو یہ جوش اور جذبہ ہے ان لوگوں کا۔

یوکے کی ایک نومبائعہ ہیں۔ کہتی ہیں۔ میرا مسلمان بیک گراؤنڈ ہے۔ کٹر سنی فیملی سے تعلق تھا۔ کہتی ہیں ہمیں یہی بتایا گیا تھا کہ سنی اسلام ہی اصل اسلام ہے۔ ایک روز کہتی ہیں میں نے اپنی یونیورسٹی کے قریب جلنگھم میں مسجد ناصر میں اذان سنی تو میں نے گھر آ کر اپنے والد کو بہت خوش ہو کر بتایا کہ ہماری یونیورسٹی کے قریب ایک خوبصورت مسجد بھی ہے۔ اس پر میرے والد صاحب نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یہ تو احمدیوں کی مسجد ہے۔ بہت سختی سے مجھے منع کیا کہ یہ مسجد قادیانیوں کی ہے اور وہ ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے۔ جھوٹ ہے یہ الزام۔ اور انہوں نے اپنا نبی بنایا ہوا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس لیے تم اس مسجد سے دُور رہنا۔ کہتی ہیں میں نے شروع میں تو ان کی بات مان لی لیکن میرا دل نہیں مانا۔ مجھے لگا کہ مجھے احمدیوں کے متعلق مزید تحقیق کرنی چاہئے لیکن دوسری طرف گھر والوں کا خوف بھی تھا کہیں پکڑی نہ جاؤں اور پھر وہ ناراض نہ ہوں۔ یونیورسٹی میں چند احمدی طلبہ سے بھی ملاقات ہوئی جن سے اسلام احمدیت کے متعلق تفصیلی گفتگو ہوتی رہی۔ پہلے میں ان کو یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتی رہی کہ سنی اسلام ہی اصل اسلام ہے لیکن اس قسم کی گفتگو سے میرا احمدیت کے متعلق ریسرچ کرنے کا شوق بڑھتا رہا۔ پھر مجھے جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ کا پتہ چلا، وہاں بھی مجھے کافی ویڈیوز دیکھنے کو ملیں اور کافی مواد پڑھنے کو ملا۔ میرے اسلام کے متعلق بعض سوالات تھے جن کے مجھے کہیں سے تسلی بخش جوابات نہیں ملتے تھے لیکن جب میں نے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کیا تو مجھے میرے مطلوبہ سوالات کے جواب ملنے شروع ہو گئے۔ اب احمدی نوجوانوں کو بھی غور کرنا چاہئے کہ اگر وہ صحیح طرح علم حاصل کرنے کی کوشش کریں تو جوابات مل جائیں گے بجائے اس کے کہ غیروں سے متاثر ہوتے رہیں۔ بعض نوجوان متاثر ہو بھی جاتے ہیں۔ کہتی ہیں پھر میں نے دعائیں شروع کر دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی نشان دکھلائے۔ یہ بھی ہدایت کی طرف آنے کا اور صحیح راستہ تلاش کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

چاہے وہ پرانے احمدی ہیں یا نئے، اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا ایمان مضبوط رہے اور ہمیں نشان بھی کوئی دکھا اور ہدایت دیتا رہ۔

تو بہرحال کہتی ہیں اس عرصہ میں مَیں نے بہت سی خوابیں دیکھیں۔ ایک خواب میں مَیں نے دیکھا کہ میں دریا کے کنارے پہ ہوں اور دوسرے کنارے پہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کسی ہال میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں دریا عبور کر کے دوسرے کنارے پر جانا چاہتی ہوں لیکن پانی کا بہاؤ تیز ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ خدا اپنے بندے کو تنہا نہیں چھوڑتا۔ اسکے ساتھ ہی وہ دریا ختم ہو جاتا ہے اور میں دوسری طرف پہنچ جاتی ہوں۔ اسی طرح ایک خواب میں انہوں نے مجھے بھی دیکھا اور اس حالت میں دیکھا جس سے وہ بہت متاثر ہوئیں۔ ایک اَور خواب میں یہ کہتی ہیں میں نے اپنی دادی کو دیکھا وہ مجھے کہہ رہی تھیں کہ جب اسلام آباد جاؤ تو مجھے بھی یاد رکھنا۔ کہتی ہیں یہ تمام خوابیں میرے لیے واضح نشان تھیں۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی۔ اب اس طرح انگلی پکڑ کر احمدیت کی طرف لے کر آنا اور دل میں ایمان کی مضبوطی پیدا کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشان نہیں تو اَور کیا ہے!

پھر دیکھیں افریقہ کا ایک ملک ہے اس کے گاؤں میں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دینے کے بعد پھر کس طرح ایمان میں مضبوطی عطا فرمائی۔

برکینا فاسو کے ڈوری ریجن کی جماعت ٹاکا (Taka) کے ایک احمدی خادم جابر صاحب کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ دہشت گردوں نے پکڑ لیا اور کہا جس طرح کل ہم نے مہدی آباد میں احمدیوں کو مارا ہے تمہیں بھی قتل کر دیں گے۔ پھر ان کا موبائل فون لے کے چیک کیا تو اس میں سے جماعتی مبلغین کی تقاریر ملیں۔ تقاریر سن کر کہنے لگے کہ ہم ان سب کی تلاش میں ہیں کیونکہ یہ ریڈیو پر احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اس طرح احمدی خادم سے اس کے والد صاحب کا پتہ پوچھا اور کہا کہ کل ہم تمہارے گاؤں آئیں گے۔ جابر صاحب کو جب یہ پتہ لگا تو وہ گھر آئے اور اپنے والد اور گھر والوں کو لے کر اسی رات محمد آباد جو ڈوری میں ہے اور جہاں جماعت کی آبادی ہے وہاں آ گئے اور اب گھر بار اور سامان وغیرہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ دیا۔ اگلے روز دہشتگر دان کے گاؤں آئے اور ایک شخص سے زبردستی ان کے گھر کا پتہ معلوم کر کے وہاں پہنچے۔ پورے گھر کی تلاشی لی۔ سامان اٹھا کر باہر پھینک دیا اور یہ ساتھ کہتے رہے کہ یہاں جو بھی احمدی ہے اسے قتل کر دیں گے۔ بہرحال وہ تو وہاں سے آ گئے تھے اور اس وقت جماعتی انتظام کے تحت وہاں محمد آباد میں مقیم ہیں۔

برکینا فاسو کے شہیدوں نے اپنی جان دے کر وہاں کے احمدیوں کا ایمان کمزور نہیں کیا بلکہ ہر روز ان کے ایمان میں مضبوطی آ رہی ہے۔ اب ان غریب لوگوں نے اپنا تھوڑا بہت جو بھی سامان تھا، گھر میں گھر بار اور جو روزی کا سامان تھا جس پر ان کا انحصار تھا سب کچھ چھوڑ دیا لیکن اپنا ایمان نہیں چھوڑا۔ ان لوگوں کو احمدیت قبول کیے ابھی چند سال گزرے ہیں لیکن ایمان میں ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کوئی اَور ہستی نہیں جو اس طرح ان کے ایمانوں کو مضبوط کر رہی ہے۔

ایک طرف تو احمدیت کی مخالفت کے باوجود ایمان کی مضبوطی کے ہم نظارے دیکھتے ہیں اور دوسری طرف یہ بھی کثرت سے نظر آتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے کیلئے کھول رہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا یہ وقت ہے تلاش کرو اللہ تعالیٰ بھی پھر اس میں مدد کرتا ہے۔

سینٹرل افریقہ میں ایک جگہ ہے یلوکے (Yaloke)۔ وہاں معلم کہتے ہیں کہ ہم تبلیغ کیلئے گئے تو وہاں ڈیڑھ سو افراد مرد و زن تبلیغ سننے کیلئے جمع ہو گئے۔ کہتے ہیں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے نشانات پر تقریر کی اور بعد میں سوال و جواب کیے گئے۔ وہاں کے سینٹرل امام سَامَسَہ عمر (Samasa Omer) صاحب نے بات کرنے کی اجازت چاہی اور اپنی بات کا آغاز اس آیت سے کیا کہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (بنی اسرائیل:82) اور پھر کہا کہ آپ نے جو پیغام دیا ہے ہم نے نہ کبھی سنا اور نہ ہی ریسرچ کی۔ الحمدللہ کہ آج ہمارے گاؤں میں سچائی آ گئی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام جب آئے تو فوراً قبول کر لینا آج میں خود اور میرے چالیس ساتھی جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہوتے ہیں اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سچائی پر قائم رہنے کی توفیق دے۔ تو اس طرح لوگ شامل ہو رہے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ مخالفین کو بھی کس طرح جماعت کی طرف کھینچ کر لے آتا ہے، اسکے بھی بے شمار واقعات ہیں۔

مالی کی کولی کوُرَو ریجن ہے، وہاں کی ایک جگہ ہے نمنا۔ کہتے ہیں اس سال وہاں کولی کورو جماعت نے اپنا ریجنل جلسہ منعقد کیا تو اس سے پہلے ریڈیو پہ اعلان کیے گئے۔ اس گاؤں کے دُور ہونے کی وجہ سے کبھی ریڈیو ادھر سنائی دیتا ہے کبھی نہیں دیتا لیکن ان دنوں ریڈیو وہاں سنائی دیا اور ایک غیر احمدی دوست صدیق جَرَیٰ صاحب نے سن کے جلسہ میں شمولیت کا ارادہ کر لیا۔ ان کے ساتھ ان کے ایک دوست تھے جو ان کو احمدیت کی تعلیمات کو نہ سننے پر قائل کرتے رہتے تھے۔ کہتے رہتے تھے کہ احمدیت کو نہ سنا کرو یہ تو کافر لوگ ہیں لیکن بہرحال ان کے اصرار پر یہ دونوں دوست جلسہ پر آ گئے اور اسّی کلومیٹر کا فاصلہ مصیبتوں سے طے کیا۔ سڑکیں تو وہاں ہیں نہیں۔ بہرحال پوچھتے پوچھاتے جلسہ سے دو دن پہلے جلسہ کی جگہ پر پہنچ گئے۔ مقامی صدر صاحب نے اور احباب جماعت نے ان کی مہمان نوازی کی۔ جلسہ سے قبل ہی ان کو احمدیت کے بارے میں تعارف ہو گیا۔ جلسہ کے دنوں میں انہوں نے تقاریر سنیں۔ با جماعت تہجد کی ادائیگی اور ممبران جماعت کا آپس میں پیار اور خلوص کا تعلق دیکھا تو بہت متاثر ہوئے۔ جلسہ کے آخری دن جب ان کو بطور مہمان اپنے تاثرات کا اظہار کرنے کیلئے بلایا گیا تو انہوں نے سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ اس کے فوراً بعد ان کے ساتھی نے کچھ بیان کرنا چاہا تو اس نے کہا کہ حقیقت میں مَیں اپنے دوست کو بدظن کرنے آیا تھا لیکن اب میں خود احمدیت کا قائل ہو گیا ہوں اور اس نے بھی احمدیت قبول کر لی۔

کانگو برازاویل یہ بھی افریقہ کا ایک ملک ہے۔ ایک نوجوان سِیرِیْل صاحب نے ایف اے کی، ہائر سیکنڈری سکول کی تعلیم مکمل کی اور ایک گاؤں کے کیتھولک مشنری سے عیسائیت کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی اور اس مشنری تعلیم کے بعد اس نے چرچ کے ذریعہ سے ہی یونیورسٹی جانا تھا۔ اس دوران اسکا رابطہ ہمارے مقامی مبلغ کے ساتھ ہو گیا۔ کہتے ہیں اس کو ہم نے تبلیغ شروع کی۔ اس نے دیکھا کہ جماعت احمدیہ کے دلائل کا اسکے پاس، نہ ہی اس کے ٹیچر مشنری کے پاس کوئی جواب ہے۔ اس طرح اس نے عیسائی مشنری بننے کی بجائے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی اور اب بطور داعی الی اللہ احمدیت کی تبلیغ کر رہا ہے۔

سینیگال کا ریجن تامبا کونڈا ہے۔ وہاں کے ایک علاقے میں تبلیغ کا پروگرام بنایا گیا۔ کہتے ہیں وہاں چند سال قبل ایک شخص نے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ احمدیت قبول کی تھی لیکن گاؤں کے لوگ مخالفت کر رہے تھے۔ اس سال گاؤں کے چیف اور امام سے بار بار ملاقات کر کے تبلیغی پروگرام بنایا گیا۔ گرد و نواح کے گاؤں کے چیف اور اماموں کے ساتھ عام لوگوں کو بھی دعوت دی گئی۔ معلمین نے اسلام کی موجودہ حالت، مسیح موعود کی ضرورت، اور کیا اس زمانے میں ضرورت بھی ہے؟ مسیح موعود کی آمد اور اسلام کی ترقی میں جماعت احمدیہ کا کردار کے عناوین پر تقاریر کیں۔ بعد ازاں سوال و جواب ہوئے۔ قریبی گاؤں سے جو لوگ آئے تھے کہنے لگے کہ انہوں نے احمدیت کا نام ہمسایہ ملک گیمبیا میں سنا تھا مگر وہ عقائد وغیرہ کے متعلق نہیں جانتے تھے۔ آج اس جلسہ میں جماعت کے عقائد کے متعلق وضاحت سن کر بغیر کسی سوال کے انہوں نے احمدیت میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اس کے بعد گاؤں کے امام نے کھڑے ہو کر احمدیت کی سچائی کا اعلان کیا۔ اسکے دیہات کے چیف نے اپنی فیملی کے ساتھ احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کیا اور کہا کہ اگر کسی کو بھی تمام حاضرین میں سے کوئی شک ہے تو یہاں بیان کر دے ورنہ بعد میں کوئی حیلہ بہانہ نہیں ہوگا۔ اسکے بعد تمام حاضرین نے اپنے خاندانوں سمیت احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ پکڑ پکڑ کر بھی لاتا ہے۔

ازبکستان جو رشین سٹیٹس میں سے ایک ملک ہے۔ وہاں مُسْلِمَوْد منصور صاحب نومبائع ہیں۔ کہتے ہیں پہلے میں امام ابوحنیفہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا۔ ایک دن میرا دوست عربی سیکھنے کی غرض سے مجھے ایک احمدی استاد کے پاس لے گیا۔ میں عربی سیکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے استاد سے اسلام کے متعلق بھی سوالات پوچھتا رہا۔ مجھے اتنے اچھے جوابات ملتے کہ میرا دل مطمئن ہو جاتا تھا۔

اگر صحیح جواب لینے ہیں، دل کو لگنے والے منطقی جواب بھی ہوں اور حقیقت بھی ہو تو وہ سوائے جماعت احمدیہ کے کہیں اَور مل نہیں سکتے کیونکہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جوابات دیے ہیں، ان کی وضاحت فرمائی ہے۔

کہتے ہیں جب میں ان سے پوچھتا کہ ان جوابات کے اصل چشمے کہاں ہیں؟ اس چشمے کا تعلق کہاں سے ہے؟ اصل کہاں سے مل سکتے ہیں؟ تو ہمارے استاد نے ہمیں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ کہتے ہیں میرا دل تو پہلے ہی مطمئن ہو چکا تھا۔ چنانچہ میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ

مجھے اس راہ میں ثابت قدم رکھے۔

اللہ تعالیٰ نہ صرف لوگوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی ثابت فرماتا ہے بلکہ خلافت احمدیہ کے نظام کے ساتھ اپنی تائیدات کے نظارے بھی دکھاتا ہے اور خواب کے ذریعہ پہلے ہی انہیں مضبوط کر دیتا ہے۔

سینیگال میں ریجن تامباکونڈا ہے۔ وہاں کے معلم تبلیغی دورے پہ گئے۔ کہتے ہیں معلمین نے یہاں تبلیغ شروع کی، جماعت کا تعارف کرایا تو ایک دوست محمد جیالو نے کہا کیا آپ احمدیہ جماعت سے ہیں؟ معلم صاحب نے اثبات میں جواب دیا تو جیالو صاحب نے کہا کہ گذشتہ روز ہی اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اسکے خواب میں آئے اور اس سے کہتے ہیں کہ اسلام کے تمام فرقوں میں سے فرقہ احمدیہ ہی سچا اور صحیح اسلام کا ترجمان ہے تم اس میں داخل ہو جاؤ۔ اب اگلے ہی دن آپ لوگ آ گئے ہیں تو بہرحال اس میں کچھ سچائی یقیناً ہوگی۔ معلم صاحب نے اس کو موبائل سے خلفاء کی تصویریں دکھائیں۔ میری تصویر بھی ان کو دکھائی اور میری تصویر دیکھ کر انہوں نے بتایا کہ یہی شخص ہے جو مجھے خواب میں آیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ میں جماعت احمدیہ کا خلیفہ ہوں۔ یہ واقعہ سنا کر اس کی آنکھیں نمناک ہو گئیں اور وہیں اپنے خاندان سمیت انہوں نے بڑے جذباتی ہو کر احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ اب وہ تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔

پھر خواب کے ذریعہ ہی قبول احمدیت کا ایک اَور واقعہ ہے۔ کانگو کنشاسا بالکل ایک اَور ملک اور کئی سینکڑوں میلوں کا فاصلہ ہے۔ وہاں ایک جگہ کے صدر جماعت باسم منیر صاحب ہیں۔ عیسائیت سے احمدی ہوئے تھے۔ کہتے ہیں جب جماعت کے مبلغین یہاں تبلیغ کیلئے آئے تو میں اسلام کو دہشت گرد مذہب سمجھتا تھا۔ یہی پروپیگنڈا ہے ناں غیر مسلموں کا اسلام کے بارے میں۔ لیکن جس اسلام کی باتیں احمدی مبلغ کرتے تھے وہ میرے لیے عجیب تھا اور عیسائیت سے میں ویسے ہی اکتا چکا تھا۔ یہ سب دیکھ کر میں بہت پریشان تھا۔ چنانچہ میں نے دعا کرنی شروع کر دی۔ اسی دوران ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ آ کر کہتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دو اور اس طرف آ جاؤ۔ اس بات کی تعبیر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سمجھائی کہ تم عیسائیت کو ترک کر کے احمدیت کی طرف آ جاؤ۔ چنانچہ میں نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔

چاڈ افریقہ کا ایک اَور ملک ہے اور یہاں کا ایک اَور واقعہ ہے۔ عبداللہ محمد موسیٰ جو عرب قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، کہتے ہیں ہمارے یہاں کے مبلغ انچارج نے لکھا کہ چند ماہ پہلے ہمارے لوکل معلم کی ان سے ملاقات ہوئی۔ معلم صاحب ہیومینٹی فرسٹ کے کام کے سلسلہ میں ان کے علاقے میں بھی گئے۔ جب معلم صاحب دوسری دفعہ ان کے علاقے میں گئے تو ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی جو عربی ترجمہ میں تھی پڑھنے کیلئے دی۔ کچھ ہفتوں کے بعد عبداللہ صاحب دارالحکومت چاڈ میں آئے اور معلم سے رابطہ کیا اور وفاتِ مسیح کے متعلق سوالات کیے اور کہا کہ میں نے حیاتِ مسیح کے متعلق علماء سے بہت پوچھا ہے لیکن کسی نے تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ رات کو قیام معلم صاحب کے پاس کیا۔ رات بھر جماعت احمدیہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق سوالات کرتے رہے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری راہنمائی فرمائے۔ صبح فجر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر کیلئے سوئے اور اچانک بیدار ہو گئے اور معلم صاحب کو کہنے لگے جب میں سو رہا تھا تو خواب میں یہ آواز میں نے سنی۔ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (الصّف: 7) معلم صاحب نے جب اس آیت کے متعلق بتایا کہ اس میں یہ بھی ہے کہ یہ تو بانی جماعت احمدیہ کی صداقت کی دلیل ہے تو اس پر عبداللہ صاحب کہنے لگے خدا تعالیٰ نے میری راہنمائی کر دی ہے اور عربی پڑھے لکھے تھے۔ بہرحال انہوں نے بتایا کہ اس آیت کا ایک یہ بھی مطلب ہے تو وہ احمدی ہو گئے۔

مارشل آئی لینڈز بالکل امریکہ کے علاقے کا ایک جزیرہ ہے۔ وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ھَرمَن لَاجَر (Hermon Lajar) صاحب ایک کالج میں پڑھاتے تھے۔ قرآن کریم کی ایک آیت کا مارشلی زبان میں ترجمہ کرنے کی ضرورت تھی تو اس کیلئے مبلغ صاحب نے ان سے رابطہ کیا۔ ترجمہ کیلئے جب وہ ان کے پاس گئے اور انہیں جب یہ معلوم ہوا کہ یہ قرآن کریم کی آیت ہے تو گھبرا گئے کہ اسلام ان کیلئے بالکل نیا تھا۔ کہنے لگے کہ کسی بھی مذہبی چیز کا ترجمہ کرنے سے خوف محسوس کرتا ہوں خاص طور پر اس لیے کہ بائبل اور قرآن کے درمیان سخت اختلاف ہے۔ بہرحال انہوں نے ترجمہ کر دیا۔ کہتے ہیں چند ماہ بعد میں نے ان سے مارشلی زبان سیکھنا شروع کر دی۔ وہ زبان سکھانے کیلئے مسجد آتے رہے۔ اس دوران کئی بار اسلام کے بارے میں بات ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے متعارف کرواتا جس پر موصوف اسلام کی تعلیمات سے بہت اچھی طرح واقف ہو گئے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ میں نے مارشل آئی لینڈ کے مبلغ کو یہ پیغام بھیجا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’ہماری تعلیم‘‘ کا مارشلی زبان میں ترجمہ کرو۔ کیونکہ نئے احمدیوں کیلئے تربیت کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے، تو کہتے ہیں میں نے پھر لاجر صاحب سے اس بارے میں بات کی اور انہوں نے مدد کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔

اب کہتے ہیں کہ ان کا اسلام کے بارے میں روّیہ بالکل بدل چکا تھا۔ اس بار انہوں نے اپنی نوکری کی پریشانی کے بارے میں ذکر کیا۔ پھر میں نے کہا کہ دعا کریں مگر عیسیٰ علیہ السلام کے نام کے ساتھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ چنانچہ وہ دعا کرتے رہے اور چند ہفتے بعد منسٹری آف کلچر نے ان کو ایک نئی ڈیپارٹمنٹ کھول کے ان کے فیلڈ میں نوکری دے دی۔ جہاں انہوں نے اپلائی کیا تھا وہاں ان کو فوراً نوکری مل گئی۔ موصوف نے بتایا کہ اب جب میں دعا کرتا ہوں تو اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینے سے روکتا ہوں اور اسکے بجائے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کو ملازمت کی منظوری بھی آ گئی۔ قبولیت دعا کا یہ نشان دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ پڑھ کر لاجر صاحب نے بیعت کر لی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’ہماری تعلیم‘‘ کا مارشلی میں ترجمہ بھی تکمیل تک پہنچ گیا۔

کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دل اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف پھیر رہا ہے۔ کہاں تو عیسائیت دنیا میں اپنے جھنڈے گاڑنے کی باتیں کرتی تھی اور کہاں اب عیسائی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے آ رہے ہیں۔ یہ سب دیکھ کر بھی ان نام نہاد مذہب کے ٹھیکیداروں کی آنکھیں نہیں کھلتیں تو پھر ان کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کیلئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو کام کروا رہا ہے اس نے تو ان شاء اللہ تعالیٰ پھیلنا اور پھلنا اور پھولنا ہے۔ کوئی نہیں جو اس خدائی کام کو روک سکے لیکن ہر احمدی کو اس بات کو بھی سمجھنا چاہئے کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو مان لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیم کا حقیقی نمونہ ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی عملی تصویر ہوں۔ اور جب یہ ہوگا تو تب ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

فلسطینیوں کیلئے بھی دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس ظلم سے نجات دے جو اُن پر ہو رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ اب چند دن کیلئے جنگ بندی ہے تا کہ ضروریاتِ زندگی کی مدد پہنچ سکے لیکن اس کے بعد پھر کیا ہوگا۔ مدد پہنچا کے پھر ان کو ماریں گے۔ اسرائیل کی حکومت کے ارادے تو خطرناک لگتے ہیں کیونکہ ان کی حکومت کے ایک خاص مشیر نے کل پرسوں ایک اعلان یہ کیا ہے کہ اگر اس جنگ بندی کے بعد پھر فوری جنگ نہ شروع کی گئی تو میں حکومت سے نکل جاؤں گا۔ تو اس قسم کی تو ان کی سوچیں ہیں۔

بڑی طاقتیں ہمدردی کی بظاہر باتیں تو کرتی ہیں لیکن انصاف کرنا نہیں چاہتیں اور اس معاملے میں سنجیدہ ہی نہیں ہیں۔ ان کو یہ علم نہیں۔ سمجھتے ہیں کہ وہیں تک محدود رہے گی لیکن ان کے جو عقلمند ہیں وہ بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ یہ جنگ صرف ان علاقوں میں محدود نہیں رہے گی بلکہ باہر بھی پھیلے گی اور ان کے ملکوں تک بھی پہنچ جائے گی۔

مسلمان حکومتیں اگر کچھ بولنا شروع ہوئی ہیں جس طرح سنا ہے سعودی بادشاہ نے بھی کہا ہے کہ مسلمانوں کی ایک آواز ہونی چاہئے تو ایک آواز بنانا پڑے گی۔ اس کیلئے ایک ٹھوس کوشش کرنی پڑے گی۔ اگر یہ احساس پیدا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو اس احساس کو عملی جامہ پہنانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ بہرحال دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔

نماز کے بعد میں چند جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ پہلا ذکر ہے عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ کا۔ چوّن سال کی عمر میں گذشتہ دنوں یہ وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے پڑنانا مکرم حاجی حسن خان کے ذریعہ آئی جنہوں نے 1937ء میں خلافتِ ثانیہ کے دَور میں احمدیت قبول کی تھی۔ ان کی اہلیہ کی بھی وفات ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دو بیٹوں سے نوازا اور دونوں حافظ قرآن ہیں۔ ایک مربی سلسلہ ہیں اور دوسرے بھی میرا خیال ہے واقفِ زندگی ہیں۔

ان کے بیٹے حافظ عبدالمنعم جو مربی سلسلہ ہیں کہتے ہیں بہت پیار کرنے والے تھے۔ پیار سے تربیت کی۔ نہ صرف اپنی اولاد سے پیار کیا بلکہ برادری سے بھی صلہ رحمی اور محبت کا بہت تعلق تھا۔ لوگوں سے بھی بہت پیار کا تعلق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ ان کی وفات پر آئے اور اپنے تعلقات کا ذکر کیا۔ کہتے ہیں ہمارے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت کی محبت اس قدر راسخ کی کہ اب ہمارے دلوں سے کبھی یہ نکل نہیں سکتی بلکہ ہمیں یہ بھی کہا کہ اپنی اولاد کو بھی تلقین کرتے چلے جانا۔ کہتے ہیں والدہ کی وفات ہوئی تو خود بھی بڑا صبر کیا اور ہمیں بھی صبر کی تلقین کی۔

ان کے ایک مربی دوست راجہ مبارک صاحب ہیں کہتے ہیں میں ان کا کلاس فیلو تھا اور اکثر وقت ان کے ساتھ جامعہ میں بھی اور فیلڈ میں بھی گزارا اور ایک فرشتہ صفت انسان تھے۔ عبادت میں بھی اعلیٰ مقام، بزرگی میں بھی اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔ نہایت مہذب زبان استعمال کرتے۔ دلیل سے

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران: 17)

ترجمہ: اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے
پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ (الانفال: 23)

ترجمہ: یقیناً خدا کے نزدیک تمام جانداروں میں
بدترین وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل نہیں کرتے۔

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم و افراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کامار یڈی)

بات کرتے، کبھی کسی سے نہ لڑتے۔ لوگ ان سے لڑ لیتے، زیادتی بھی کر لیتے لیکن وہ ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتے۔ کبھی ذلیل ورسوا کرنے کی کوشش نہیں کی اور ہر کسی کا پورا پورا خیال رکھتے تھے اور یہی ایک حقیقی مربی کی خصوصیت ہے۔ اور کہتے ہیں جہاں جہاں بھی وہ رہے سینکڑوں افراد کے اندر خلافت سے محبت کوٹ کوٹ کر بھری۔ اتنی گہرائی میں جا کر انہوں نے تربیت کی ہے کہ ان کی وفات پر جہاں جہاں بھی وہ رہے لوگ آئے اور مربی صاحب کا ذکر کر کے دھاڑیں مار مار کر روتے تھے کہ ہماری جماعت یتیم ہو گئی۔ خود کئی کئی میل کا پیدل سفر کرتے تھے۔ پانچ دس کلومیٹر کا سفر پیدل کر لیتے تھے اور جب ان کو کہا جاتا تھا کہ جماعت سہولت دیتی ہے کرایہ رکشہ وغیرہ لے لیا کریں تو کہتے اگر میں جماعت کے پیسے بچاتا ہوں تو تم لوگوں کو کیا تکلیف ہے۔ اور پیدل دورے کیا کرتے تھے، میلوں میل دورے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ایسے باوفا اور محنتی مربی اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ دیتا رہے اور بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

دوسرا ذکر محمد قاسم خان صاحب کا ہے جو آجکل کینیڈا میں تھے۔ سابق نائب ناظر بیت المال خرچ تھے۔ ریٹائرڈ ہوئے تھے۔ تراسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ نذر احمد خان صاحب کے بیٹے اور قاضی محمد نذیر لائلپوری صاحب کے داماد تھے۔ ان کے بیٹے محمد خالد خان کہتے ہیں ان کو خلافت کے چار دَور دیکھنے کی توفیق ملی۔ خلافتِ ثالثہ کے پورے دَور میں پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں خدمت کی توفیق ملی۔ مجاہد فورس میں بطور کپتان ملک اور جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ جنگ کے دنوں میں فرقان فورس بھی بنی تھی وہاں بھی یہ تھے۔ پنجوقتہ نماز، تلاوت قرآن کریم کا التزام بہت زیادہ تھا۔ اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ سادگی اور ایمانداری کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ اولاد کو بھی خلافت سے تعلق رکھنے کی تاکید کرتے رہے۔ خلافت کیلئے ایک ننگی تلوار تھے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

گذشتہ دنوں ہمارے جماعت کے مشہور شاعر عبدالکریم قدسی صاحب کی وفات ہوئی ہے۔ ایک ذکر ان کا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت ان کے والد میاں اللہ دتہ صاحب کے ذریعہ آئی تھی جنہوں نے 1934ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پھر احمدی ہونے کے بعد ساری زندگی وقف کی طرح گزاری۔ ہمیشہ تبلیغ کرتے رہے۔ بہت سے خاندان احمدی کیے اور ساری عمر وقف کی روح کے ساتھ جماعت کی خدمت کی۔

ان کی اہلیہ بشریٰ کریم صاحبہ ہیں جن کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا تھا۔ اور ان کے چار بچے ہیں ایک بیٹے عبدالکبیر قمر صاحب مربی سلسلہ ہیں آجکل استاد جامعہ احمدیہ ربوہ ہیں۔ خود قدسی صاحب بھی جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ تیس سال تک جماعت احمدیہ رچنا ٹاؤن ضلع لاہور کے سیکرٹری مال رہے۔ اسکے علاوہ بھی مختلف شعبوں میں کام کیا۔ ان کی شاعری تو اچھی تھی۔ کافی شعر کہتے تھے۔ مجموعہ بھی ہے۔ ان کا مجموعہ کلام چھپ چکا ہے۔ ایک غیر معمولی کام جو ان کا ہے وہ قصیدہ یَا عَیۡنَ فَیۡضِ اللّٰہِ وَالۡعِرۡفَانٖ کا منظوم اردو ترجمہ اور پنجابی ترجمہ ہے۔ اسکے علاوہ درِّثمین کے تین سو تیرہ اشعار کا پنجابی ترجمہ بھی انہوں نے کیا ہوا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک زمانے میں ان کو جنون چڑھا کہ جماعت سے ذرا آزاد ہونا چاہئے تو خود ہی لکھتے ہیں کہ 1968ء میں اپنے گاؤں کرتو پنڈوری سے لاہور ملازمت کیلئے آیا اور یہاں آیا تو پھر سیکولر سوچوں کو پھلنے پھولنے کا موقع ملنے لگا۔ نمازیں پڑھتے تھے۔ کبھی مسجد میں جاتے، کبھی نہیں کیونکہ مسجد دُور تھی۔ جمعہ کبھی کہیں پڑھ لیا، کبھی نہ پڑھا۔ کہتے ہیں ایک دفعہ ایک جمعہ پر ایک دوست کے گھر دعوت تھی۔ ساتھ والی مسجد غیر احمدیوں کی تھی۔ وہاں جمعہ پڑھنے چلے گئے۔ مولوی کا حال جو انہوں نے سنایا وہ آج بھی یہی ہے۔ تو مولوی صاحب نے آدھا خطبہ شیزان کے خلاف دیا۔ شیزان جو ہے احمدیوں کی ہے۔ مشروب ہے۔ احمدی کارخانوں میں بنتا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں باقی باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا کہ وہ لوگ اس میں خاکِ ربوہ بھی ملاتے ہیں یعنی ربوہ کی جو مٹی ہے وہ شیزان میں ملاتے ہیں اس لیے یہ بالکل نہیں پینا چاہئے۔ کہتے ہیں میں نے اس کا خطبہ تو سن لیا لیکن نماز پڑھے بغیر میں بھاگ گیا۔ دوست کہنے لگا کیا ہوا؟ میں نے کہا تم نے مولوی کی بکواس نہیں سنی۔ کہنے لگا چھوڑو یہ باتیں تو کرتے رہتے ہیں۔ بہرحال کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد کہتے ہیں باہر نکلے تو ایک دکان پہ دیکھا کہ مولوی صاحب کھڑے شیزان پی رہے تھے۔ کہتے ہیں مجھ سے نہیں رہا گیا۔ میں نے مولوی صاحب سے پوچھا آپ تو ابھی شیزان کے خلاف بڑا کچھ بول کے آئے ہیں، اب خود پی رہے ہیں؟ کہتا ہے ڈاکٹر نے مجھے کہا ہے سکرین والا کوئی مشروب نہیں پینا۔ شیزان پینے کی ہدایت کی ہے۔ یہ خالص ہوتی ہے اس لیے میں دوائی سمجھ کے پیتا ہوں۔ تو میں نے کہا وہ ربوہ کی مٹی ملانے والی بات کیا ہوئی؟ تو قہقہے لگا کے مولوی صاحب کہتے کہ ایسے تڑکے نہ لگائیں تو ہماری دکانداری کیسے چلے؟ دکانداری کا الزام ہم پہ اور چلا اپنی دکانداری رہے ہیں۔ بہرحال ان کے بہت سارے ایسے واقعات ہیں۔ خلافت سے بے انتہا ان کا تعلق تھا۔ پھر اپنی اولاد اور اپنی نسل میں بھی اس تعلق کو منتقل کرنے کی انہوں نے کوشش کی اور جیسا کہ میں نے کہا جماعت کے مشہور شاعر تھے اور اسی بات کو بڑا اعزاز سمجھتے تھے۔ جماعتی مشاعروں میں پڑھتے بھی تھے اور جماعت کے بارے میں ان کو بے شمار نظمیں لکھنے کا بھی موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا ذکر ہے میاں رفیق احمد گوندل صاحب یہ بھی گذشتہ دنوں اکاسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا حضرت میاں خدا بخش صاحب گوندل آف کوٹ مومن کے ذریعہ ہوا۔ اپنے خاندان میں وہ اکیلے احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جب طاعون پھیلی ہے تو ان کو بھی طاعون کی گلٹیاں نکل آئیں۔ اب نشانات کا ذکر ہو رہا ہے تو یہاں ان کا یہ واقعہ بھی ایک نشان ہے۔ وہ اس کا علاج کروانے بھیرہ جایا کرتے تھے۔ بھیرے میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عبارت پڑھی کہ جو میری چار دیواری میں داخل ہوگا وہ بچایا جائے گا۔ وہ واپس گھر آئے اور بتایا کہ میں قادیان جا رہا ہوں۔ جب قادیان پہنچے تو وہاں مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما تھے اور کچھ لکھ رہے تھے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ کچھ بات کریں لیکن حضرت اقدس علیہ السلام کی مصروفیت کی وجہ سے بول نہیں سکے۔ بہرحال جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فارغ ہوئے تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ میں آپؑ کی طاعون سے محفوظ رہنے والی بات کہ جو اس گھر کی چار دیواری میں داخل ہوگا وہ طاعون سے محفوظ رہے گا سن کر آپؑ سے ملنے آیا ہوں۔ بہرحال وہاں بات ہوئی تو انہوں نے بیعت کر لی اور بیعت کے بعد ان کی گلٹیاں بھی ٹھیک ہو گئیں۔ اس بات کو بھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان سمجھتے تھے اور بیان کیا کرتے تھے۔ خود میاں رفیق گوندل صاحب اور ان کے بیٹے کو ایک دفعہ طلبہ نے لاہور میں پکڑ لیا اور خوب مارا۔ جب لڑکے ان کے بیٹے کی پٹائی کر رہے تھے۔ یہ گھر سے باہر نکلے اور ان کو بچانے کی کوشش کی تو یہ خود بھی زخمی ہوئے اور ان کا بازو بھی ٹوٹا تو بہرحال جماعت کی خاطر انہوں نے مار بھی کھائی۔ یہ ملک عمر علی صاحب کھوکھر کے داماد تھے اور ملک عمر علی صاحب کی پہلی اہلیہ حضرت میر اسحٰق صاحبؓ کی بیٹی تھیں تو ان کی اہلیہ حضرت میر اسحٰق صاحبؓ کی نواسی تھیں۔ ان کی اولاد میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں اور ایک بیٹا بیٹی امریکہ میں ہیں۔ ایک بیٹی ان کی رفعت سلطانہ ڈاکٹر مشہود احمد ہیں جو ربوہ فضل عمر ہسپتال میں کام کر رہے ہیں ان کی اہلیہ ہے۔

آپ کی اہلیہ نے لکھا کہ نمازوں اور تہجد کے پابند تھے۔ غریبوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

آخری ذکر مکرمہ نسیمہ لئیق صاحبہ امریکہ کا ہے۔ یہ مکرم سید لئیق احمد صاحب شہید ماڈل ٹاؤن لاہور کی اہلیہ تھیں۔ ان کی بھی گذشتہ دنوں میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ یہ بھاگل پور ہندوستان میں پیدا ہوئی تھیں۔ ان کے والد ابوالحسن صاحب احمدی نہیں تھے اور ان کی والدہ امۃ الوراع صاحبہ نے خود بیعت کی اور احمدیت میں شامل ہوئیں۔ اس زمانے میں کم از کم یہ تھا کہ اگر عورتوں نے بیعت کی تو بعض خاوند ایسے شرفاء، شریف لوگ تھے جو عورتوں کو، اپنی بیویوں کو زور نہیں دیا کرتے تھے کہ کیوں احمدی ہوئی۔ بہرحال والدہ احمدی ہوئیں اور والدہ کے پختہ ایمان اور خلافت سے مضبوط تعلق کی وجہ سے بیٹیوں کی شادیاں بھی انہوں نے احمدی گھرانوں میں کیں۔ یہ سب بہنیں احمدی ہیں۔

ان کی بیٹی حمیرا صاحبہ امریکہ میں رہتی ہیں۔ کہتی ہیں جماعت اور خلافت کے ساتھ کامل طور پر وابستہ رہیں۔ اپنی زندگی دینی خدمت کیلئے وقف کر رکھی تھی اور جماعت کے سچے جذبہ محبت اور انسانیت کی عکاسی کی۔ ان کا دل ہمدردی سے لبریز تھا، خاص طور پر نادار لوگوں کیلئے اور اپنے اردگرد موجود لوگوں کی زندگیوں پر مثبت اثر ڈالنے کیلئے انتھک محنت کرنے والی تھیں۔

نزہت صاحبہ ان کی ایک بیٹی ہیں۔ یہ یہاں والسال یوکے میں رہتی ہیں۔ کہتی ہیں انتہائی مخلص، خلافت کی وفادار، نظام جماعت کی پابند تھیں۔ انتہائی نڈر خاتون جو حق بات کہنے والی اور کبھی اس سے پیچھے نہیں ہٹتی تھیں۔ بد رسومات اور بدعات کو سخت ناپسند کرتی تھیں اور اپنے بچوں کو بھی اس حوالے سے ہمیشہ تلقین کرتی تھیں کہ ایک احمدی مسلمان کو ہر طرح کی لغویات سے پرہیز کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ ان کے ایک بیٹے امریکہ میں ڈاکٹر ہیں وہ ہمارے دَوروں کے دوران ساتھ بھی رہتے ہیں۔ بڑے خدمت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

جنگ اُحد، شوال 3 ہجری مطابق مارچ 624ء (بقیہ حصہ)

جب عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے تو انہوں نے اپنے امیر عبداللہ سے کہا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے اور مسلمان غنیمت کا مال جمع کر رہے ہیں آپ ہم کو اجازت دیں کہ ہم بھی لشکر کے ساتھ جا کر شامل ہو جائیں۔ عبداللہ نے انہیں روکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاکیدی ہدایت یاد دلائی، مگر وہ فتح کی خوشی میں غافل ہو رہے تھے اسلئے وہ باز نہ آئے اور یہ کہتے ہوئے نیچے اتر گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مطلب تھا کہ جب تک کہ پورا اطمینان نہ ہولے درہ خالی نہ چھوڑا جاوے اور اب چونکہ فتح ہو چکی ہے اس لئے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور سوائے عبداللہ بن جبیر اور ان کے پانچ سات ساتھیوں کے درہ کی حفاظت کیلئے کوئی نہ رہا۔ خالد بن ولید کی تیز آنکھ نے دور سے درہ کی طرف دیکھا تو میدان صاف پایا جس پر اس نے اپنے سواروں کو جلدی جلدی جمع کر کے فوراً درّہ کا رخ کیا اور اسکے پیچھے پیچھے عکرمہ بن ابوجہل بھی رہے سہے دستہ کو ساتھ لے کر تیزی کے ساتھ وہاں پہنچا اور یہ دونوں دستے عبداللہ بن جبیر اور ان کے چند ساتھیوں کو ایک آن کی آن میں شہید کر کے اسلامی لشکر کے عقب میں اچانک حملہ آور ہو گئے۔ مسلمان جو فتح کے اطمینان میں غافل اور منتشر ہو رہے تھے اس بلائے ناگہانی سے گھبرا گئے۔ مگر پھر بھی سنبھلے اور پلٹ کر کفار کے حملہ کو روکنا چاہا اس وقت کسی چالاک معاند نے یہ آواز دی کہ اے مسلمانو! دوسری طرف سے بھی کفار کا دھاوا ہو گیا ہے۔ مسلمانوں نے سراسیمہ ہو کر پھر پلٹا کھایا اور گھبراہٹ میں بے دیکھے سمجھے اپنے آدمیوں پر ہی تلوار چلانی شروع کر دی۔ دوسری طرف مکہ کی ایک بہادر عورت عمرۃ بنت علقمہ نے جب یہ نظارہ دیکھا تو جھٹ آگے بڑھ کر قریش کا عَلَم جو ابھی تک خاک میں پڑا تھا اٹھا کر بلند کر دیا جسے دیکھتے ہی قریش کا منتشر لشکر پھر جمع ہو گیا۔ اور اس طرح مسلمان حقیقتاً چاروں طرف سے دشمن کے نرغہ میں گھر گئے اور اسلامی فوج میں ایک خطرناک کھلبلی کی صورت پیدا ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ایک بلند جگہ پر کھڑے ہوئے یہ سب نظارہ دیکھ رہے تھے مسلمانوں کو آواز پر آواز دی، مگر اس شور شرابے میں آپ کی آواز دب دب کر رہ جاتی تھی۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ اتنے قلیل عرصہ میں ہو گیا کہ اکثر مسلمان بالکل بدحواس ہو گئے۔ حتّٰی کہ اس بدحواسی میں بعض مسلمان ایک دوسرے پر وار کرنے لگ گئے اور اپنے پرائے میں امتیاز نہ رہا۔ چنانچہ خود مسلمانوں کے ہاتھ سے بعض مسلمان زخمی ہو گئے اور حذیفہ کے والد یمان کو تو مسلمانوں نے غلطی سے شہید ہی کر دیا۔ حذیفہ اس وقت قریب ہی تھے وہ چلاتے رہ گئے کہ اے مسلمانو! یہ میرے والد ہیں مگر اس وقت کون سنتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں مسلمانوں کی طرف سے یمان کا خون بہا ادا کرنا چاہا مگر حذیفہ نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اپنے باپ کا خون مسلمانوں کو معاف کرتا ہوں۔

حضرت حمزہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ہونے کے علاوہ آپؐ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ نہایت بہادری کے ساتھ لڑ رہے تھے اور جدھر جاتے تھے ان کے سامنے قریش کی صفیں پھٹ پھٹ جاتی تھیں مگر دشمن بھی ان کی تاک میں تھا اور جبیر بن مطعم اپنے ایک حبشی غلام وحشی نامی کو خاص طور پر آزادی کا وعدہ دے کر اپنے ساتھ لایا تھا کہ جس طرح بھی ہو حمزہ کو جنہوں نے جبیر کے چچا طعیمہ بن عدی کو بدر کے موقع پر تلوار کی گھاٹ اتارا تھا قتل کر کے اسکے انتقام کو پورا کرے۔ چنانچہ وحشی ایک جگہ پر چھپ کر ان کی تاک میں بیٹھ گیا اور جب حمزہ کسی شخص پر حملہ کرتے ہوئے وہاں سے گزرے تو اس نے خوب تاک کر ان کی ناف کے نیچے اپنا چھوٹا سا نیزہ مارا جو لگتے ہی بدن کے پار ہو گیا۔ حمزہ لڑکھڑاتے ہوئے گرے مگر پھر ہمت کر کے اٹھے اور ایک جست کر کے وحشی کی طرف بڑھنا چاہا مگر پھر لڑکھڑا کر گرے اور جان دے دی اور اس طرح اسلامی لشکر کا ایک مضبوط بازو ٹوٹ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب حمزہ کے قتل کی اطلاع ملی تو آپؐ کو سخت صدمہ ہوا اور روایت آتی ہے کہ غزوہ طائف کے بعد جب حمزہ کا قاتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آیا تو آپؐ نے اسے معاف تو فرما دیا۔ مگر حمزہ کی محبت کا احترام کرتے ہوئے فرمایا کہ وحشی میرے سامنے نہ آیا کرے۔ اس وقت وحشی نے اپنے دل میں یہ عہد کیا کہ جس ہاتھ سے میں نے رسول خدا کے چچا کو قتل کیا ہے۔ جب تک اسی ہاتھ سے کسی بڑے دشمن اسلام کو تہ تیغ نہ کر لوں گا چین نہ لوں گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں اس نے جنگ یمامہ میں نبوت کے جھوٹے مدعی مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے اپنے عہد کو پورا کیا۔ اس گھمسان کے موقع پر وہ مسلمان عورتیں بھی جو اس غزوہ میں ساتھ تھیں پوری تندہی اور جانفشانی سے اپنے کام میں مصروف تھیں اور ادھر ادھر بھاگ کر صحابہ کو پانی پلانے اور زخمیوں کی خبر گیری کرنے اور اسی قسم کی دوسری خدمات سرانجام دے رہی تھیں۔ ان خواتین میں حضرت عائشہ اور ام سلیم اور ام سلیط کے اسماء صحابہ کو پانی لا لا کر پلانے کی خدمت کی ضمن میں خاص طور پر مذکور ہوئے ہیں۔

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے یہ وقت مسلمانوں کے واسطے سخت پریشانی کا وقت تھا۔ قریش کے لشکر نے قریباً چاروں طرف گھیرا ڈال رکھا تھا اور اپنے پے در پے حملوں سے ہر آن دباتا چلا آتا تھا۔ اس پر بھی مسلمان شاید تھوڑی دیر بعد سنبھل جاتے مگر غضب یہ ہوا کہ قریش کے ایک بہادر سپاہی عبداللہ بن قمۂ نے مسلمانوں کے علمبردار مصعب بن عمیر پر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے وار سے انکا دایاں ہاتھ کاٹ گرایا۔ مصعب نے فوراً دوسرے ہاتھ میں جھنڈا تھام لیا اور ابن قمۂ کے مقابلہ کیلئے آگے بڑھے۔ مگر اس نے دوسرے وار میں ان کا دوسرا ہاتھ بھی قلم کر دیا۔ اس پر مصعب نے اپنے دونوں کٹے ہوئے ہاتھوں کو جوڑ کر گرتے ہوئے اسلامی جھنڈے کو سنبھالنے کی کوشش کی اور اسے چھاتی سے چمٹا لیا۔ جس پر ابن قمۂ نے ان پر تیسرا وار کیا اور اب کی دفعہ مصعب شہید ہو کر گر گئے۔ جھنڈا تو کسی دوسرے مسلمان نے فوراً آگے بڑھ کر تھام لیا۔ مگر چونکہ مصعب کا ڈیل ڈول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا تھا ابن قمۂ نے سمجھا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مار لیا ہے۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ اسکی طرف سے یہ تجویز محض شرارت اور دھوکا دہی کے خیال سے ہو۔ بہر حال اس نے مصعب کے شہید ہو کر گرنے پر شور مچا دیا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مار لیا ہے۔ اس خبر سے مسلمانوں کے رہے سہے اوسان بھی جاتے رہے اور ان کی جمعیت بالکل منتشر ہو گئی اور بہت سے صحابی سراسیمہ ہو کر میدان سے بھاگ نکلے۔

اس وقت مسلمان تین حصوں میں منقسم تھے۔ ایک گروہ وہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر میدان سے بھاگ گیا تھا، مگر یہ گروہ سب سے تھوڑا تھا۔ ان لوگوں میں حضرت عثمان بن عفان بھی شامل تھے۔ مگر جیسا کہ قرآن شریف میں ذکر آتا ہے اس وقت کے خاص حالات اور ان لوگوں کے دلی ایمان اور اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ ان لوگوں میں سے بعض مدینہ تک جا پہنچے اور اس طرح مدینہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیالی شہادت اور لشکر اسلام کی ہزیمت کی خبر پہنچ گئی جس سے تمام شہر میں ایک کہرام مچ گیا اور مسلمان مرد، عورتیں بچے بوڑھے نہایت سراسیمگی کی حالت میں شہر سے باہر نکل آئے اور احد کی طرف روانہ ہو گئے اور بعض تو جلد جلد دوڑتے ہوئے میدان جنگ میں پہنچے اور اللہ کا نام لے کر دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ دوسرے گروہ میں وہ لوگ تھے جو بھاگے تو نہیں تھے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر یا تو ہمت ہار بیٹھے تھے اور یا اب لڑنے کو بیکار سمجھتے تھے اور اس لئے میدان سے ایک طرف ہٹ کر سرنگوں ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ تیسرا گروہ وہ تھا جو برابر لڑ رہا تھا۔ ان میں سے کچھ تو وہ لوگ تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد جمع تھے اور بے نظیر جان نثاری کے جوہر دکھا رہے تھے اور اکثر وہ تھے جو میدان جنگ میں منتشر طور پر لڑ رہے تھے۔ ان لوگوں اور نیز گروہ ثانی کے لوگوں کو جوں جوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ موجود ہونے کا پتہ لگتا جاتا تھا یہ لوگ دیوانوں کی طرح لڑتے بھڑتے آپؐ کے اردگرد جمع ہوتے جاتے تھے۔ اس وقت جنگ کی حالت یہ تھی کہ قریش کا لشکر گویا سمندر کی مہیب لہروں کی طرح چاروں طرف سے بڑھا چلا آتا تھا اور میدان جنگ میں ہر طرف سے تیر اور پتھروں کی بارش ہو رہی تھی۔ جان نثاروں نے اس خطرہ کی حالت کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد گھیرا ڈال کر آپؐ کے جسم مبارک کو اپنے بدنوں سے چھپا لیا، مگر پھر بھی جب کبھی حملہ کی رَو اٹھتی تھی تو یہ چند گنتی کے آدمی ادھر ادھر دھکیل دئے جاتے تھے اور ایسی حالت میں بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریباً اکیلے رہ جاتے تھے۔ کسی ایسے ہی موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص کے مشرک بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا ایک پتھر آپؐ کے چہرہ مبارک پر لگا۔ جس سے آپؐ کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور ہونٹ بھی زخمی ہوا۔ ابھی زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ ایک اور پتھر جو عبداللہ بن شہاب نے پھینکا تھا اس نے آپؐ کی پیشانی کو زخمی کیا اور تھوڑی دیر کے بعد تیسرا پتھر جو ابن قمۂ نے پھینکا تھا آپؐ کے رخسار مبارک پر آ کر لگا جس سے آپؐ کے مغفر (خود) کی دو کڑیاں آپؐ کے رخسار میں چبھ کر رہ گئیں۔ سعد بن ابی وقاص کو اپنے بھائی عتبہ کے اس فعل پر اس قدر غصہ تھا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے کبھی کسی دشمن کے قتل کیلئے اتنا جوش نہیں آیا جتنا مجھے اُحد کے دن عتبہ کے قتل کا جوش تھا۔

اس وقت نہایت خطرناک لڑائی ہو رہی تھی اور مسلمانوں کے واسطے ایک سخت ابتلاء اور امتحان کا وقت تھا اور جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر بہت سے صحابہ ہمت ہار چکے تھے اور ہتھیار پھینک کر میدان سے ایک طرف ہو گئے تھے۔ انہی میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ چنانچہ یہ لوگ اسی طرح میدان جنگ کے ایک طرف بیٹھے تھے کہ اوپر سے ایک صحابی انس بن نضر انصاری آ گئے اور ان کو دیکھ کر کہنے لگے۔ ”تم لوگ یہاں کیا کرتے ہو؟“ انہوں نے جواب دیا۔ ”رسول اللہؐ نے شہادت پائی۔ اب لڑنے سے کیا حاصل ہے؟“ انس نے کہا۔ یہی تو لڑنے کا وقت ہے تا جو موت رسول اللہ نے پائی وہ ہمیں بھی نصیب ہو اور پھر آپؐ کے بعد زندگی کا بھی کیا لطف ہے؟ اور پھر ان کے سامنے سعد بن معاذ آئے تو انہوں نے کہا۔ ”سعد مجھے تو اس پہاڑی سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔“ یہ کہہ کر انس دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔ جنگ کے بعد دیکھا گیا تو ان کے بدن پر اسّی سے زیادہ زخم تھے۔ اور کوئی پہچان نہ سکتا تھا کہ یہ کس کی لاش ہے۔ آخر ان کی بہن نے ان کی انگلی دیکھ کر شناخت کیا۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 491 تا 495 مطبوعہ قادیان 2011)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1251) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** ملک غلام محمد صاحب لاہور نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں قادیان میں میاں منظور علی شاہ صاحب ولد سید محمد علی شاہ صاحب کی بسم اللہ کی تقریب پر جو مولوی نور الدین صاحبؓ نے کرائی تھی، گیا تھا۔ حسب دستور میں مولوی صاحب کے درس میں جایا کرتا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کبھی کبھی سیر کو بھی جایا کرتا تھا۔ میں تقریباً پندرہ بیس دن وہاں رہا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جس زمانہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم (جو بعد میں مرتد ہو گیا تھا) قرآن شریف کا ترجمہ کر کے لایا ہوا تھا۔ حضرت صاحب سیر کو جاتے تھے اور وہ سناتا جاتا تھا۔ حضور علیہ السلام سنتے جاتے تھے اور بعض دفعہ کچھ فرمایا بھی کرتے تھے۔

(1252) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میاں فضل محمد صاحب دوکاندار محلہ دار الفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میرا بیٹا عبدالغفور ابھی چھوٹا ہی تھا کہ اس کی نانی اپنی پوتی کا رشتہ اس کو دینے کیلئے مجھے زور دے رہی تھی اور میں منظور نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن موقعہ پا کر حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ حضورؑ میں اپنی پوتی کا رشتہ اپنے نواسہ کو دیتی ہوں اور یہ میرا بیٹا پسند نہیں کرتا۔ حضورؑ نے مجھے بلایا اور کہا کہ ’’یہ رشتہ تم کیوں نہیں لیتے؟‘‘ میں نے عرض کی کہ حضور! یہ لوگ مخالف ہیں اور سخت گوئی کرتے ہیں اس واسطے میں انکار کرتا ہوں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ’’مخالفوں کی لڑکی لے لو اور مخالفوں کو دو نہیں‘‘ یعنی مخالفوں کی لڑکی لے لو اور مخالفوں کو دینی نہیں چاہئے۔

(1253) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضورؑ نے فرمایا کہ ’’مشکلات کیا چیز ہیں؟ دس دن کوئی نماز تہجد پڑھے۔ خواہ کیسی ہی مشکل ہو خدا تعالیٰ حل کر دے گا۔ (اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ)

(1254) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** ملک غلام محمد صاحب لاہور نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میری عمر چونکہ بڑھ رہی تھی۔ میں نے دعا کرنی شروع کی کہ یا خداوند کریم! اگر یہ (یعنی حضرت مسیح موعود) سچا ہے اور میں نے اسکی بیعت نہ کی تو میں جہالت کی موت مروں گا اور اگر یہ سچا نہ ہوا تو میرے اسلام میں فرق آئے گا۔ تُو ہی اپنے فضل سے مجھے صحیح رستہ دکھا دے۔ میں یہ دعا مدت تک کرتا رہا۔ حضورؑ لاہور تشریف لایا کرتے تھے ایک دفعہ حضورؑ کا لیکچر بریڈلا ہال میں ہوا تھا۔ لوگوں نے حضورؑ کی گاڑی پر اینٹیں ماریں لیکن پولیس اپنی حفاظت میں حضورؑ کو خیریت سے لے آئی۔ پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی اور میں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

(1255) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میاں فضل محمد صاحب دکاندار محلہ دار الفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جبکہ مولوی کرم الدین کے ساتھ مقدمہ تھا، گورداسپور میں پیشی تھی۔ جب آواز پڑی تو سب دوست اندر چلے گئے صرف میں یعنی یہ عاجز اور حضرت اقدس دونوں ہی ایک شیشم کے درخت کے نیچے رہ گئے چنانچہ حضورؑ لیٹ گئے اور میں حضورؑ کے پاؤں دبا رہا تھا اور بہت سی باتیں حضورؑ کے ساتھ ہوتی رہیں۔ چنانچہ ان میں سے صرف دو باتیں یاد رہیں ایک یہ کہ میں نے عرض کیا کہ حضورؑ! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک اور بچہ عطا فرمایا ہے۔ حضورؑ اس کا نام رکھ دیویں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ’’پہلے کا نام کیا ہے؟‘‘ تو میں نے عرض کی کہ حضور پہلے کا نام عبدالغفور ہے۔ تب حضور نے فرمایا کہ اس کا نام ’’عبدالرحیم‘‘ رکھ دو۔

(1256) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ 99۔12۔7 کا واقعہ ہے حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ کے سوال کے جواب میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ کی کوئی باریک حکمت ہے کہ مجھے دو بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں اور ایک نیچے کے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں تو وہ دَوری بیماری ہے جو ہمیشہ کوئی ہفتہ عشرہ خالی نہیں جاتا جو دورہ کرتی رہتی ہے جس سے دل میں ضعف اور دردسر اور نبض بالکل ساکت ہو جاتی ہے وغیرہ اور نیچے کے حصہ میں بیماری ذیابیطس ہے اور یہ بھی فرمایا کہ میں نے ان کی نسبت توجہ بھی کی تھی تو یہی جواب ملا کہ یہ بیماری لاعلاج ہے لیکن فضل خدا شامل حال رہے گا اور فرمایا کہ ’’کیا عجیب پیشگوئی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ مسیح موعود دو زرد چادریں پہنے ہوئے نازل ہوگا۔ وہ یہی اشارہ ہے۔ ورنہ کون سمجھ سکتا ہے کہ آسمان پر کپڑا بنایا جاتا ہے جس سے مسیح کو زرد چادریں دی جاویں گی اور حدیث میں جو دو زرد چادروں کا ذکر ہے۔ دراصل انسان کیلئے دو ہی چادریں پردہ پوشی کیلئے کافی ہیں۔ ایک تہ بند اور دوسری اوپر کی چادر کافی ہو سکتی ہے۔‘‘

(1257) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میاں فضل محمد صاحب دکاندار محلہ دار الفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جبکہ مولوی کرم دین والا مقدمہ تھا اور گورداسپور میں اسکی پیشی تھی تو وہاں پر میں نے ایک شیشم کے درخت کے نیچے حضرت صاحب کے حضور عرض کی کہ حضورؑ عشاء کی نماز کے بعد اگر وتر نہ پڑھے جائیں اور پچھلے وقت بھی رہ جاویں تو پھر ان کو کس وقت پڑھا جاوے۔ تب حضورؑ نے فرمایا کہ ’’بہتر یہی ہے کہ پہلے وقت ہی پڑھ لئے جاویں۔‘‘ یعنی نماز عشاء کے بعد ہی پڑھ لینے چاہئیں۔

(1258) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ 99۔12۔7 کو ٹیکہ کے متعلق ذکر چل پڑا۔ فرمایا کہ ’’ٹیکہ ضرور کرانا چاہئے۔ یہ بڑا مفید ہے کیونکہ بعض اوقات چیچک سے لوگ مر جاتے ہیں۔ یہ بڑی خطرناک بیماری ہے۔ تین دفعہ جس کا ٹیکہ کیا جائے وہ چیچک سے محفوظ رہتا ہے (1) بچپن میں (2) پھر قریباً آٹھ سال کی عمر میں (3) پھر سولہ سترہ سال کی عمر میں۔ فرمایا کہ اگر ٹیکہ کرنے والے آویں تو مبارک احمد کو ٹیکہ کرایا جائے۔ پہلے تینوں لڑکوں کا ٹیکا کرایا ہے کسی کو چیچک نہیں ہوئی۔‘‘ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب اور فیض احمد صاحب نیٹو ڈاکٹر نے عرض کیا کہ آج قادیان میں ٹیکا کرنے والے آئے ہوئے ہیں۔ اُن سے دریافت کریں گے اگر جاگ مل گیا تو خود ہی اچھی طرح ٹیکہ کر لیویں گے۔ انشاء اللہ۔

(1259) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میاں فضل احمد صاحب دکاندار محلہ دار الفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں کچھ تقریر فرما رہے تھے۔ دوران تقریر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’جس کام کے واسطے مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اگر چالیس آدمی بھی ہو جاویں تو میں بڑی کامیابی حاصل کر لوں یا اپنے مقصود کو حاصل کر لوں۔‘‘ ایسا ہی کوئی لفظ تھا جو مجھے اس وقت یاد نہیں رہا۔ اس وقت میرے بائیں جانب حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اولؓ بیٹھے تھے۔ جب حضورؑ کے مبارک منہ سے یہ الفاظ نکلے تو حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہائے افسوس! لوگ اس مبارک وجود کو کیا کہتے ہیں۔ یہ جھوٹ بولنے والا منہ ہے؟

اسکے بعد جب تقریر ختم ہوئی تو سب لوگ اپنے اپنے مکانوں کی طرف جا رہے تھے۔ چنانچہ میں بھی اٹھ کر چلا جب مسجد اقصیٰ سے نیچے اترے تو میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کو جا ملا۔ آپ کے ساتھ اُن کا ایک شاگرد جا رہا تھا۔ اس وقت شاگرد نے حضور مولوی صاحب سے سوال کیا کہ حضورؓ! آج جو حضرت اقدسؑ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر میری جماعت سے چالیس آدمی بھی میری مرضی کے مطابق ہو جاویں تو میں کامیاب ہو جاؤں۔ حضور آپ فرماویں کہ ہم کیا گناہ کر رہے ہیں؟ نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، کوئی بھی بُرا کام نہیں کرتے۔ وہ کیا کام ہے جو حضرت صاحب کرانا چاہتے ہیں تاکہ ہم انکی مرضی کے مطابق ہو جاویں اسکے جواب میں حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہاں! ہے تو، بیشک آپ اچھا کام کرتے ہیں مگر اگر آج ہی آپ کو لنگر سے روٹی نہ ملے تو پھر آپ کو پتہ لگے کیا کیا آپ منصوبہ بازی کرتے ہیں۔

(1260) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** ملک غلام محمد صاحب لاہور نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ وفات سے چند یوم قبل حضور علیہ السلام نے لاہور میں امراء کی دعوت کی تھی اور تقریر بھی فرمائی تھی۔ حضورؑ لاہور احمدیہ بلڈنگس میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ جمعہ کی نماز یا ظہر کی نماز کا وقت تھا۔ میں نماز پڑھ کر فارغ ہو کر بیٹھا تھا۔ حضورؑ سنتیں پڑھ رہے تھے۔ میں نزدیک ہی حضورؑ کی دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ حضورؑ نے سلام پھیرتے وقت یا سلام کے معاً بعد میری طرف دیکھا اور جب آنکھیں چار ہوئیں تو حضورؑ کی آنکھوں کی روشنی سمجھیں یا جلال سمجھیں یا نور سمجھیں۔ بہرحال کچھ بھی ہو اس نے مجھ پر اتنا اثر کیا کہ میں پسینہ پسینہ ہو گیا۔

(1261) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میاں فضل محمد صاحب دکاندار محلہ دار الفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے گاؤں میں ایک جگہ مکانوں کے درمیان سفید پڑی ہے وہاں حضرت اقدسؑ مجھ کو بغل گیر کر کے مشرق سے مغرب کی طرف جا رہے ہیں اور مجھے فرماتے ہیں کہ آپ کے گھر میں تین بیٹے ہوں گے۔ پہلے کا نام عبد الغنی، دوسرے کا نام ملک غنی، تیسرے کا نام پتال غنی رکھنا اور آپ کی عمر 45 سال کی ہوگی یا ہے۔ اسکے بعد میں بیدار ہو گیا۔ جب میں جمعہ کے دن قادیان شریف میں جمعہ کے واسطے آیا تو رات اسی جگہ یعنی قادیان شریف ہی رہا۔ شام کے بعد جب حضورؑ مسجد کے اوپر نماز کے بعد گرمیوں میں جیسا کہ ہمیشہ بیٹھا کرتے تھے، بیٹھے تو کچھ صحابی اور بیٹھے تھے اور باتیں ہو رہی تھیں اور میں بھی حضورؑ کے قدموں میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔ چنانچہ میں نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کی کہ حضورؑ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضورؑ مجھے بغل گیر کر کے مشرق سے مغرب کی طرف لے جا رہے ہیں اور مجھے فرماتے ہیں کہ آپ کے گھر میں تین بیٹے ہونگے۔ پہلے کا نام عبدالغنی دوسرے کا نام ملک غنی اور تیسرے کا نام پتال غنی رکھنا اور آپ کی عمر پینتالیس برس کی ہوگی یا ہے۔‘‘ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب ہنس پڑے اور فرمانے لگے کہ فضل محمد پھر بتلاؤ کہ پہلے کا نام کیا اور دوسرے کا نام کیا ہے میں نے جب دوبارہ بتایا تو مولوی صاحب پھر بولے کہ میاں! پھر بتلاؤ تو میں نے حضورؑ سے عرض کی کہ حضور! مولوی صاحب تو مذاق کرتے ہیں اور مجھے بڑا غم ہو رہا ہے۔ حضور مسکرا کر بولے کہ ’’آپ کو کیا غم ہے؟‘‘ تو میں نے عرض کی کہ حضورؑ میری عمر اس وقت 28 یا 30 برس کی ہے اور باقی تھوڑی رہ گئی ہے اور میں نے حضور علیہ السلام کا زمانہ دیکھنا ہے۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ قادر ہے وہ دگنی کر دیا کرتا ہے۔‘‘ (اور حقیقت میں ان کی عمر دگنی ہو گئی تھی)

(1262) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضورؑ اپنے خادموں کی جدائی (وفات وغیرہ) پر صدمہ محسوس فرماتے تھے۔ چنانچہ جس روز میاں محمد اکبر صاحب تاجر چوب بٹالہ فوت ہوئے۔ وہ جمعہ کا دن تھا۔ مولوی عبداللہ صاحب کشمیری (جو آج کل کشمیری ہائی کورٹ میں وکیل ہیں) نے مسجد اقصیٰ میں بعد نماز جمعہ حضورؑ کی خدمت میں ایک نظم خود تیار کردہ سنانے کیلئے عرض کی تو حضورؑ نے فرمایا کہ ’’آج محمد اکبر فوت ہو گیا ہے۔ اس وقت میری طبیعت سننا نہیں چاہتی۔‘‘

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (اگست، ستمبر 2023ء)

خلیفہ وقت رحمت ہے، رحمت ہی رحمت ہے، اللہ کی دی ہوئی رحمت ہے

میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ مَیں اس کیفیت کو بیان کرسکوں، آج میری زندگی کی خواہش پوری ہوگئی

یہ میری پہلی ملاقات تھی جب مَیں اندر داخل ہوا تو ایک ایسا نورانی چہرہ دیکھا کہ میرے ہوش وحواس قائم نہ رہے، اتنا نور تھا کہ میں بیان نہیں کرسکتا

حضور انور کا چہرہ مبارک بہت پُرنور ہے، ایم ٹی اے پر دیکھنے میں اور آمنے سامنے دیکھنے میں زمین وآسمان کا فرق ہے، حضور انور کو اتنے قریب سے دیکھ کر انسان سکتے میں آجاتا ہے

اتنی خوشی ہے کہ مَیں بیان نہیں کرسکتا، ہمارے جذبات ایسے ہیں کہ بیان کرنے کیلئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے والے احباب جماعت کے ایمان افروز تاثرات

رپورٹ : مکرم عبد الماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو.کے

(مورخہ 10؍ستمبر 2023ء بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 50 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے مختلف ممالک کی جماعتوں سے موصول ہونے والے خطوط، رپورٹس اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق ان خواتین کی اجتمائی ملاقات کا پروگرام تھا جو پہلی بار ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔

احباب جماعت سے اجتماعی ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 11 بجے ہال میں تشریف لے آئے اور یہ اجتمائی ملاقات شروع ہوئی۔ خواتین کی تعداد 60 تھی جو جرمن کی مختلف جماعتوں سے آئی تھیں۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ ربوہ سے آئی ہوں۔ تین ماہ کیلئے یہاں رہنا ہے پھر میں نے واپس جانا ہے۔ میرا بیٹا مربی ہے اس کیلئے دعا کریں۔ اس پر حضور نے فرمایا: اللہ فضل فرمائے۔

ایک بچی نے عرض کیا کہ میں یہاں ماسٹر کرنے آئی ہوں۔ اس پر حضور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ کیا پاکستان میں ماسٹر نہیں ہوتا۔

ایک بچی نے عرض کیا کہ میں آئی ٹی میں ماسٹر کرنے آئی ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ کس کی بیٹی ہیں؟ خرچ کون دے رہا ہے؟ یہاں کس کے پاس رہتی ہیں؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ یہاں پھوپھو کے پاس رہتی ہوں۔ حضور انور کے استفسار فرمانے پر بتایا کہ میں نے ابھی فیصلہ نہیں کیا کہ یہاں سے واپس جانا ہے یا یہیں رہنا ہے۔

ایک نومبائع بچی نے عرض کیا کہ میں کردش ہوں اور جرمنی میں رہتی ہوں۔ عمر 17 سال ہے۔ جلسہ میں شامل ہوئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ وہیں ہیں جس کے والدین خلاف ہیں؟ میں نے بتایا تھا کہ ابھی والدین کو نہ بتاؤ۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ ربوہ سے آئی ہوں۔ فیملی پاکستان میں ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ فیملی کو چھوڑ کر کیوں آگئی ہیں؟ کیا باقی فیملی کو کوئی خطرہ نہیں ہے، صرف تمہیں خطرہ ہے؟

ایک خاتون نے عرض کیا کہ فیصل آباد میں میرا بیٹا چھ ماہ سے جیل میں ہے۔ ذہنی طور پر کمزور ہوگیا ہے۔ اس لئے دعا کریں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک بچی نے عرض کیا کہ میں پاکستان سے پی ایچ ڈی کرنے آئی ہوں۔ یہاں German Armed Forces یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کررہی ہوں۔

ایک بچی نے عرض کیا کہ میرا نکاح ہوگیا ہے۔ اس وقت ریسرچ کے شعبہ میں ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر نکاح ہوگیا ہے تو شادی کرآؤ۔ پھر بعد میں ریسرچ ہوتی رہے گی۔

ایک نومبائعہ نے عرض کیا کہ میں 2012ء میں یہاں آئی تھی۔ بطور فاماسسٹ کام کررہی ہوں۔

حضور انور نے صدر صاحبہ لجنہ جرمنی کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جن کے رشتے نہیں ہورہے، ان کے رشتے کروائیں۔

ایک بچی نے عرض کیا کہ تین سال قبل جرمنی آئی تھی۔ شادی قائم نہیں رہی تو اپنے عزیزوں کے پاس رہ رہی ہوں۔ اس پر حضور انور نے صدر صاحبہ لجنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس کا نیا رشتہ کروائیں۔

ایک بچی نے عرض کیا کہ کیا ہم حضور سے تبرک لے سکتے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اگر پڑھتی ہو تو یہاں آؤ۔ نیز فرمایا کہ جو پاکستان سے پڑھ کر آئی ہیں یا یہاں آکر پڑھ رہی ہیں وہ بھی آجائیں۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت ان سب کو قلم عطا فرمائے اور جو چھوٹے بچے تھے ان کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

خواتین کے ساتھ اجتمائی ملاقات کا یہ پروگرام 11 بجکر 25 منٹ پر ختم ہوا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق ان مرد احباب کی اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا جو پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ ان احباب کی تعداد 2 صد کے قریب تھی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا جو تین سال کے دوران آئے ہیں وہ کتنے ہیں۔ اس پر احباب نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ پھر حضور انور نے ربوہ، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ضلع فیصل آباد اور سرگودھا سے آنے والے احباب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ ناروال سے آیا ہوں شادی ہوئی ہے بچے بھی ہیں اور اسائیلم کیس پاس ہوگیا ہے اس پر حضور نے فرمایا اسائیلم ہوگیا ہے تو پھر بچوں کو بلاؤ۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میرا کیس پاس ہوگیا ہے۔ میری شادی ختم ہوگئی ہے اس پر حضور انور نے فرمایا: حق مہر دے دیا تھا؟ موصوف نے عرض کیا کہ سب کچھ دے دیا تھا۔

ایک نوجوان منیب احمد نے عرض کیا کہ کراچی سے یہاں ماسٹر کرنے آیا ہوں۔ پڑھائی کے بعد یہاں رہنے کا پروگرام ہے۔ حضور انور نے فرمایا ورک پرمٹ مل جائے تو ادھر رہو اور جاب تلاش کرو۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ کراچی سے آیا ہوں۔ بچے ادھر ہیں لیکن میں نے واپس جانا ہے وہاں کام کرتا ہوں۔ اسیران راہ مولیٰ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

لاہور سے آنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ کیس پاس ہوگیا ہے کام کررہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا 24 سال کے ہوگئے ہو تو شادی کرلو۔

ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان نے بتایا کہ ربوہ میں ہماری کپڑے کی دوکان تھی۔ یہاں ابھی میرا کیس پاس نہیں ہوا۔ فیملی ربوہ میں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیس پاس کرواکے اپنی فیملی بلواؤ۔

ایک نوجوان نے عرض کیا ربوہ میں فضل عمر ہسپتال میں کام کرتا تھا۔ کارکن تھا۔ نکاح ہوچکا ہے۔ بیوی پاکستان میں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کیس پاس ہو تو اپنی بیوی کو بلواؤ۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ میرا کیس پاس ہوگیا ہے۔ اس پر فرمایا اب اپنی بیوی کو پاکستان سے بلواؤ۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ میں ساڑھے چار سال سے یہاں ہوں۔ کیس پاس نہیں ہوا۔ مجھے کہتے ہیں کہ واپس جاؤ۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ کہہ دو کہ میں نے واپس نہیں جانا حضور انور نے فرمایا پانچوں نمازیں سنوار کر پڑھیں، قرآن کریم پڑھا کریں، دین کی خاطر آئے ہیں تو خدا تعالیٰ آسانیاں پیدا فرمائے۔ پاک صاف ہوکر عہد کریں کہ خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو پھر آسانیاں پیدا ہوجائیں گی۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ میں فیصل آباد سے ہوں۔ شکور بھائی چشمے والے کو جیل میں کھانا دیا کرتا تھا۔ میرا کیس پاس ہوگیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تو پھر فیملی بلوالو۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ میں ربوہ سے آیا ہوں۔ وہاں قربانی پر کیس ہوا تھا۔ یہاں میرا اسائیلم کیس ریجیکٹ ہوگیا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا: کہ دو میں نے واپس نہیں جانا۔ اللہ فضل فرمائے۔

ایک افریقن دوست نے عرض کیا میں غانا سے آیا ہوں۔ یہاں ماسٹر کررہا ہوں۔ سٹڈی ویزا پر ہوں۔ اکرا سے ہوں۔

ملاقات کے بعد کراچی سے آنے والے ایک دوست معز احمد صاحب نے بیان کیا کہ حضور انور کے چہرہ مبارک پر بے انتہاء نور تھا۔ حضور سے بات نہیں کر رہا تھا جب حضور نے فرمایا کہ اللہ فضل فرمائے گا تو ایک عجیب سا سکون ملا۔

نوکوٹ سندھ سے آنے والے ایک دوست اسامہ ایاز صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں کہنا تو بہت کچھ چاہتا تھا مگر حضور پر نظر پڑتے ہی سارے الفاظ گم ہوگئے۔ جسم میں ایک بجلی کی لہر دوڑ گئی۔ انشاء اللہ اب میرے تمام مسائل حل ہو

جائیں گے۔

ربوہ سے آنے والے ایک دوست نعمان افضل صاحب نے بیان کیا کہ حضور کے چہرہ پر ایسا نور تھا کہ نظر نہیں پڑتی تھی میں دعا کی درخواست کرنا چاہتا تھا چھوٹے بھائی کیلئے کیس کے لئے اور فیملی کیلئے اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے۔

یاسر محمود صاحب جو گجرات سے جرمنی آئے تھے کہنے لگے کہ آج خدا تعالیٰ نے میرے دل کی ایک دیرینہ خواہش پوری کر دی۔ آج ملاقات کی سعادت حاصل ہوگئی۔

ربوہ سے آنے والے نوجوان صارم احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے لئے حضور انور کی طرف سے نظر اٹھا کر دیکھنا بہت مشکل تھا۔ میری آنکھیں اوپر نہیں اٹھ رہی تھیں۔

فیصل آباد سے آنے والے دوست ندیم احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ آج زندگی کا مقصد پورا ہوگیا۔ میں نے بہت دعا کی تھی کہ حضور سے ملاقات ہوجائے۔ الحمدللہ آج یہ سعادت نصیب ہوئی۔

نارووال سے آنے والے ایک دوست بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ برسوں کی خواہش اللہ تعالیٰ نے آج پوری کر دی۔ آج زندگی کی سب سے بڑی کامیابی ملی۔ حضور انور کے پرنور چہرہ کو دیکھ کر دل منور ہوگیا۔ ایسے لگتا تھا جیسے حضور میرے دل کی ہر بات کو جانتے ہیں۔

فیصل آباد سے آنے والے نوجوان بیان کرتے ہیں کہ الحمدللہ آج میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہوئی۔ اب انشاء اللہ میری فیملی کی سب پریشانیاں دور ہوجائیں گی۔

مرد احباب کے ساتھ اجتماعی ملاقات کا یہ پروگرام 12 بجکر 5 منٹ پر ختم ہوا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح کے بیرونی احاطہ میں تشریف لاکر ''العین موبائیل کلینک نمبر 2'' کا معائنہ فرمایا۔ یہ کلینک ہیومنٹی فرسٹ جرمنی کے تحت تیار ہوا ہے۔

جماعت یوکے کے ایک خادم کمال آفتاب صاحب مرحوم نے اس کلینک کیلئے فنڈنگ کا آغاز کیا تھا۔ پھر خدام الاحمدیہ یوکے کی طرف سے اس کی فنڈنگ ہوئی۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی تھی کہ جرمنی والوں کو دیں وہ اس کو تیار کریں چنانچہ ہیومنٹی فرسٹ جرمنی نے اس موبائیل کلینک کو تیار کیا ہے۔

حضور انور نے اس کلینک کے مختلف فنکشن کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اسکا تفصیل سے جائزہ لیا اور فرمایا الحمدللہ اچھا بن گیا ہے اس موبائیل کلینک کے علاوہ اسکا ایک دوسرا حصہ علیحدہ تیار کیا گیا ہے۔ اس دوسرے حصہ میں آنکھوں کا چیک اپ ہوگا اور عینکیں وغیرہ تیار کی جائیں گی۔ جبکہ ''العین موبائیل کلینک نمبر 2'' میں آنکھوں کے آپریشن ہوں گے۔

قبل ازیں ہیومنٹی فرسٹ جرمنی نے چند سال قبل ''العین موبائیل کلینک نمبر 1'' تیار کیا تھا اور حضور انور نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران اسکا بھی معائنہ فرمایا تھا۔ یہ کلینک اس وقت افریقہ میں بینن (Benin) اور ٹوگو (Togo) کے ممالک میں کام کر رہا ہے۔

اب یہ موبائیل کلینک نمبر 1 کے ذریعہ اب تک ساڑھے تین ہزار آنکھوں کے آپریشن ہوچکے ہیں۔

اب یہ موبائیل کلینک نمبر 2 (Uganda) یوگینڈا بھجوایا جائے گا۔

اس کلینک کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پروگرام کے مطابق اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ پندرہ فیملیز نے ملاقات کی سعادت پائی۔

یہ فیملیز اور احباب جرمنی کی 6 جماعتوں کے علاوہ پاکستان انڈیا، نائیجر (Niger) اور ملک ٹوگو (Togo) سے آئے تھے۔ ان سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 1 بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

2 بجے حضور انور نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 134 احباب نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ فیملیز اور احباب جرمنی کی مختلف جماعتوں

Heilbronn	Waiblingen
Weingarten	Hof
Aachen	Mainz
Rodgau	Frankenthal
Freinsheim	Neu-Isenburg
Pfungstadt	Freinsheim
Russelsheim	Bonn
Darmstadt	Hannover
برخسال	Trier
اوسنابروک	ویزبادن
کاسل	کوبلنز
	کاربن

سے سفر طے کرکے پہنچی تھیں۔

بعض جماعتوں سے آنے والی فیملیز بڑا لمبا سفر طے کرکے آئی تھیں۔ Trier سے آنے والی فیملیز 208 کلومیٹر، Waiblingen سے آنے والی 212 کلومیٹر، آخن (Aachen) سے آنے والی 260 کلومیٹر اور اوسنابروک (Osnabruck) سے آنے والی فیملیز 355 کلومیٹر کا سفر طے کرکے پہنچی تھیں۔ جب کہ Hannover سے آنے والی 344 کلومیٹر اور Weingarten سے آنے والی 389 کلومیٹر کا سفر طے کرکے آئی تھیں۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد ان فیملیز اور احباب کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔

ملاقات کرنے والوں کے ایمان افروز تاثرات

عمر کوٹ سندھ سے آنے والے ایک دوست سعید اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ مجھے اپنے آپ پر کنٹرول نہیں تھا۔ جب انسان اندر جاتا ہے تو سب کچھ بھول جاتا ہے۔ حضور انور کے چہرہ پر سے نظر نہیں ہٹتی۔ سب احمدیوں کو حضور سے ضرور ملاقات کرنی چاہئے اور اپنے بچوں کو ملوانا چاہئے۔ ایسا لگتا ہے جیسے انسان کسی مبارک جگہ پر آگیا ہے۔

بنگلہ دیش سے آنے والے ایک دوست اسد الزمان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری حضور سے پہلی ملاقات تھی۔ حضور انور کے روحانی چہرہ کو دیکھنے کا اثر بہت عجیب ہے۔ انسان ساری باتیں بھول جاتا ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ انسان خود بھی ایک نور میں اتر رہا ہو۔ میں بہت خوش قسمت ہوں کہ میری حضور سے فیملی کے ساتھ ملاقات ہوئی ہے۔ ربوہ پاکستان سے آنے والے ایک نوجوان عامر شہزاد صاحب بیان کرتے ہیں کہ آج میں بہت خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ملاقات کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ اس لمحہ کا ہمیں کافی دیر سے انتظار تھا۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر بہت نور ہے۔

ننکانہ (پاکستان) سے آنے والے ایک دوست بیان کرتے ہیں کہ میری پہلی ملاقات خلیفۃ المسیح سے جب ہوئی تھی اس وقت میں دس سال کا تھا۔ آج 45 سال بعد دوبارہ خلیفہ وقت سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ ہم پاکستان میں خلافت کو ترستے تھے۔ خلیفہ وقت رحمت ہی رحمت ہے۔ اللہ کی دی ہوئی رحمت ہے۔ انسان کے جذبات خوشی سے قابو سے باہر ہو جاتے ہیں۔

کراچی سے آنے والے دوست مرزا محمد طاہر صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور انور کا چہرہ مبارک بہت پُرنور ہے۔ ایم ٹی اے پر دیکھنے میں اور سامنے دیکھنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حضور انور کو اتنے قریب سے دیکھ کر انسان سکتے میں آجاتا ہے۔

ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان وحید احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ ان کی فیملی کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات تھی۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا انسان جو سوچ کر جاتا ہے سب کچھ بھول جاتا ہے۔ ہماری دلی خواہش تھی کہ ملاقات ہوجائے جو آج خدا تعالیٰ نے پوری کردی ہے۔ میرے پاس اس کیفیت کو بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں۔ میری دعا ہے کہ جو پاکستان میں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی موقع دے کہ وہ بھی ملاقات کر سکیں۔

لاہور سے آنے والے ایک دوست جاوید احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ان کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اس کیفیت کو بیان کرسکوں۔ آج میری زندگی کی خواہش پوری ہوگئی۔ مجھ سے تو خوشی کے مارے بات ہی نہیں ہو پا رہی تھی۔

راولپنڈی (پاکستان) سے آنے والے ایک نوجوان عثمان احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ میری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔ میں اس سعادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ جذبات کا اظہار ممکن نہیں ہے۔ ٹی وی پر دیکھنا اور اصل میں دیکھنے سے بہت مختلف ہے۔ حضور نے از راہ شفقت ہمیں تبرک عطا فرمایا۔ بہت شفقت فرمائی۔

ربوہ (پاکستان) سے آنے والے ایک نوجوان محسن علی رضا صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ میری پیارے آقا سے پہلی ملاقات تھی۔ یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ ہم حضور انور کو اتنے قریب سے دیکھ رہے ہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ شاید میں کچھ بول نہ سکوں گا۔ ہمارے روحانی باپ ہمارے سامنے تھے۔ حضور نے ہم سے بہت پیار سے بات کی۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ حضور انور کا چہرہ مبارک اتنا پرنور ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر 20 منٹ تک جاری رہا۔

MTA جرمن سٹوڈیو کا معائنہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح کے بیرونی احاطہ میں تشریف لیگئے جہاں MTA انٹرنیشنل کے ممبران نے Production And Broadcasting وین کے سامنے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت MTA انٹرنیشنل جرمن سٹوڈیو کا معائنہ فرمایا۔ یہ سٹوڈیو MTA جرمنی کے والنٹئرز نے خود تیار کیا ہے اور اسکا سارا Set Up ترتیب دیا ہے اور ہزاروں یوروز کی بچت کی ہے۔ حضور انور نے تفصیل سے اس سٹوڈیو کا معائنہ فرمایا۔ انچارج MTA جرمن سٹوڈیو ارسلان احمد صاحب اور مینیجنگ ڈائریکٹر MTA انٹرنیشنل مکرم منیر الدین شمس صاحب بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

نکاحوں کے اعلان

8 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر 18 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ نکاح اور مسنون آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا اب میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ تحریم خان (واقفہ نو) بنت مکرم رفیع اللہ خان صاحب کا نکاح عزیزم کاشف محمود (متعلم جامعہ جرمنی) ابن مکرم آصف محمود صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ مائدہ احمد بنت مکرم معظم احمد صاحب کا نکاح عزیزم نعمان احمد ابن مکرم رمضان محمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ ثمرہ احمد بنت مکرم حنیف احمد صاحب کا نکاح عزیزم افتخار احمد ابن مکرم نثار احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ صوفیہ احمد بنت مکرم عرفان احمد صاحب کا نکاح عزیزم رحمت بشیر جنجوعہ (واقف نو) ابن مکرم محمد صالح بشارت جنجوعہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ ماریہ گل بنت مکرم منور احمد گل صاحب کا نکاح عزیزم اُسامہ افضل (واقف نو) ابن مکرم محمد افضل صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ فائزہ خان (واقفہ نو) بنت مکرم احمد نسیم اللہ خان صاحب کا نکاح عزیزم اسامہ غفار ابن عبد الغفار صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ دانیہ نعیم (واقفہ نو) بنت مکرم نعیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم لقمان احمد مبشر ابن محمد ساجد مبشر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ شیزا منیر بنت عبدالاحد منیر صاحب کا نکاح عزیزم سچل بلوچ یونس (واقف نو) ابن مکرم محمد یونس صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ حانیہ احمد بنت مکرم جاوید احمد صاحب کا نکاح عزیزم ولید روشن احمد (واقف نو) ابن مکرم خالد محمود احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ کاشفہ احمد (واقعہ نو) بنت مکرم منیر احمد صاحب کا نکاح عزیزم مشہود احمد (واقف نو) ابن مکرم مغفور احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ وجیہہ خان (واقعہ نو) بنت مکرم نصر اللہ خان صاحب کا نکاح عزیزم فیضان طاہر ابن مکرم طاہر احمد کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ سبوح ناصر بنت مکرم ناصر احمد صاحب کا نکاح عزیزم یاسین گردان ابن مکرم محمدی کردان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ فضہ شاہ بنت مکرم مبشر احمد صاحب کا نکاح عزیزم تنزیل شاہ (واقف نو) ابن مکرم وسیم رضا شاہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ طیبہ داؤد بنت مکرم داؤد احمد صاحب کا نکاح عزیزم رانا ولید احمد (واقف نو) ابن مکرم مجید طاہر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ باسمہ شاہد بنت مکرم محمد زبیر شاہد صاحب کا نکاح عزیزم اسامہ ظفر خان ابن مکرم ظفر سردار خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ صالحہ بشریٰ بنت مکرم منور احمد صاحب کا نکاح عزیزم ذیشان دانیال لون ابن مکرم رشید عمران لون صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ غزالہ مظفر ارائیں (واقفہ نو) بنت مکرم مظفر حسین ارائیں صاحب کا نکاح عزیزم طاہر محمود ابن مکرم طارق محمود صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ سارہ میر متین بنت مکرم میر عبدالمتین صاحب کا نکاح عزیزم عمر دراز احمد (واقف نو) ابن مکرم حمید احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ دعا کر لیں کہ یہ سب رشتے اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

(مورخہ 11/ستمبر 2023ء بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 55 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک کی جماعتوں سے موصول ہونے والے خطوط رپوٹس اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح 11 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 141/افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 14 جماعتوں سے آئی تھیں۔ جرمنی کے ان جماعتوں کے علاوہ پاکستان، غانا، گیمبیا، سپین، آئیوری کوسٹ، سینگال اور ملک ساؤ ٹومے سے آئے ہوئے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والوں کے ایمان افروز تاثرات

آج بھی ملاقات کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد ان لوگوں پر مشتمل تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے مل رہے تھے۔

جڑانوالہ پاکستان سے آنے والے ایک نوجوان منیب الرحمٰن صاحب بیان کرتے ہیں کہ زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ آج میں بہت خوش ہوں حضور انور کو اتنے قریب سے دیکھنے کے بعد میرے جذبات ایسے ہیں کہ بولنے کی کوشش کے باوجود مجھ سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ حضور انور نے مجھ سے بہت پیار سے بات کی۔

سیالکوٹ سے آنے والے ایک دوست اشفاق احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ میری پہلی ملاقات تھی جب میں اندر داخل ہوا تو ایک ایسا نورانی چہرہ دیکھا کہ میرے ہوش وحواس قائم نہ رہے۔ اتنا نور تھا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ حضور نے بہت پیار سے بات کی ہمارے سارے حالات پوچھے۔ میرے بچوں کو چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔

ربوہ سے آنے والے ایک دوست عثمان باجوہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور انور کے چہرہ پر نور ہی نور تھا۔ ایسے جذبات ہیں کہ بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ محض اللہ کا فضل ہے کہ مجھے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔

سیالکوٹ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست بلال احمد جھٹول صاحب بیان کرتے ہیں کہ یقین نہیں آتا تھا کہ وہ پیارا وجود ہمارے سامنے ہے جس کو ہم

مناجات اور تبلیغ حق

کلام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَاءِ جَاءَ الۡمَسِيۡح جَاءَ الۡمَسِيۡح
نیز بِشنو از زمیں آمد امامِ کامگار
نورِ دل جاتا رہا اک رسم دیں کی رہ گئی
پھر بھی کہتے ہیں کہ کوئی مصلح دیں کیا بکار
ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیمِ قرآں کو بھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحاء کو فلک پر ہے بٹھایا
دِن چڑھا ہے دُشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
صد ہزاراں آفتیں نازل ہوئیں اسلام پر
ہو گئے شیطاں کے چیلے گردنِ دیں پر سوار
ہر طرف سے پڑ رہے ہیں دینِ احمدؐ پر تبر
کیا نہیں تم دیکھتے قوموں کو اور اُن کے وہ وار
قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
چھا رہا ہے ابر یاس اور رات ہے تاریک و تار
تقویٰ کے جتنے جامے تھے سب چاک ہوگئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہوگئے
ہوگیا دیں کفر کے حملوں سے چور
چپ رہے کب تک خداوندِ غیور
وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا
کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہوکر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
مَیں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

(درثمین)

TV پر دیکھا کرتے تھے۔ آج مجھے بہت خوشی ہے۔ حضور نے بہت شفقت فرمائی۔ بچوں کو قلم اور چاکلیٹ دیئے۔

ربوہ سے آنے والے ایک دوست رائے منیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ فیملی کے ساتھ یہ ان کی پہلی ملاقات تھی۔ جب ہم اندر گئے تو بہت روشن چہرہ تھا۔ پاکستان میں تو ہمیں توفیق نہ تھی کہ اتنے قریب سے حضور انور کو دیکھ سکیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اپنی اس کیفیت کو بیان کرسکوں۔

جڑانوالہ (پاکستان) سے آنے والے ایک دوست ساجد احمد خواجہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جس مقصد کیلئے جرمنی آئے تھے وہ آج خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا۔ حضور انور کا چہرہ مبارک اتنے قریب سے دیکھ کر بے اختیار آنسو نکل آئے۔ حضور انور نے شہد تبرک کرکے دیا میری اہلیہ بیمار ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت خود ہی پوچھ لیا کہ ڈائیلسز ہو رہے ہیں حالانکہ ہم نے ابھی بتایا بھی نہیں تھا۔ حضور نے دعا کی انشاء اللہ اب شفا ہوجائے گی۔

ڈسکہ سیالکوٹ سے آنے والے دوست عمران مشتاق صاحب بیان کرتے ہیں کہ اتنی خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ ہمارے جذبات ایسے ہیں کہ بیان کرنے کیلئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ بیٹی کی آمین کروائی۔ حضور نے بہت پیار سے باتیں کیں۔ میرے بیٹی کو قلم اور چاکلیٹ دی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر 1 بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الخبیر کی افتتاحی تقریب

آج جماعت Pfungstadt میں نئی تعمیر ہونے والی ’’مسجد بیت الخبیر‘‘ کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 4 بجکر 55 منٹ پر اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے اور دعا کراوائی۔ بعد ازاں شہر Pfungstadt کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح سے اس شہر کا فاصلہ 52 کلومیٹر ہے۔

آج کا دن احباب جماعت Pfungstadt کیلئے غیر معمولی خوشی و مسرت اور سعادتوں کے حصول کا دن تھا۔ ان کے شہر میں دوسری بار خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم پڑ رہے تھے اور یوں اس شہر کی سرزمین دوسری بار حضور انور کے مبارک وجود سے فیضیاب ہو رہی تھی۔ قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28؍اگست 2016ء کو یہاں تشریف لاکر اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

آج ہر مرد و عورت، جوان بوڑھا، چھوٹا بڑا پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔ قریباً 40 منٹ کے سفر کے بعد 5 بجکر 35 منٹ پر جب حضور انور کی یہاں تشریف آوری ہوئی تو احباب جماعت نے انتہائی پر جوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے۔ بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ ہر کوئی اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔

اس موقع پر صدر جماعت Pfungstadt عمر فاروق جوئیر صاحب ریجنل امیر حافظ طارق چیمہ صاحب اور مقامی مربی سلسلہ ساغر احمد بٹ صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نست تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اسکے بعد حضور انور مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی جسکے ساتھ ہی اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کیلئے احباب میں رونق افروز رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی تجنید کے بارے میں دریافت فرمایا۔ جس پر صدر نے بتایا کہ ہماری تجنید 364 کے قریب ہے۔ اور مسجد کے مردانہ ہال میں 2 صد لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ جبکہ مجموعی طور پر مسجد کے دونوں ہالوں اور ملٹی پرپز ہال شامل کرکے قریباً 6 صد افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔

حضور انور نے ازراہ شفقت نئے آئے والے اسائلم سیکرز کے بارے میں دریافت فرمایا جس پر نئے آنے والے احباب نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

بعد ازاں حضور انور مسجد سے باہر تشریف لے آئے اور بیرونی احاطہ میں بادام کا پودا لگایا۔ اس موقعہ پر علاقہ کے میئر نے بھی ایک پودا لگایا۔

اسکے بعد پروگرام کے مطابق لوکل مجلس عاملہ کے ممبران اور مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کرنے والے احباب اور تعمیر مسجد کمیٹی کے ممبران نے گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور نے ملٹی پرپز کا معائنہ فرمایا اور اس دوران بچوں کو چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور بچیوں کے گروپ نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

اِمامِ وقت کا پیغام
مظلوم فلسطینیوں کے نام

(سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ خطبات جمعہ کی روشنی میں)

اشک آنکھوں میں ہے، دل بھی غمگین ہے
آہ !! روتا سسکتا فلسطین ہے
ہر طرف دیکھو نعشوں کے انبار ہیں
درد و غم میں سبھی تو گرفتار ہیں
بچے، بوڑھوں کی نعشیں پڑیں کُو بہ کُو
سرزمیں انبیاءؑ کی، لہو ہی لہو
عصمتیں صنفِ نازک کی پامال ہیں
طفل رنجور ہیں، پیر بے حال ہیں
اُجڑے لاکھوں ہزاروں ہیں بے گھر ہوئے
سرد راتوں میں ہیں آسماں کے تلے
غم سے اُمّت کے دل ہیں پھٹے جا رہے
ظلم کی انتہا سے ہیں گھبرا رہے
کچھ اناؤں کے چلتے یہ کیا ہو گیا
شہر غزّہ ہی سارا فنا ہو گیا
کُفر کی ملّتیں کیسے واحد ہوئیں
جبر کی، ظلم کی سب ہی شاہد ہوئیں
امن کے سارے بنتے ہیں جو مُدّعی
سانپ اُن کو گیا سونگھ جیسے کوئی
ظلم کی انتہا پر بھی خاموش ہیں
قبلہ اوّل مٹانے کو پُر جوش ہیں
امن کا اِک پیمبر ہے بتلا رہا
کر دیا مہدیؑ نے جنگ کا اِلتوا
مان لو احمدِؑ آخریں، بالیقیں
ابنِ مریم کوئی اور آتا نہیں
ہے تقاضہ یہی متّحد تم رہو
عدل و انصاف پہ خوب قائم رہو
گر خلافت سے تم سب چِمٹ جاؤ گے
نُصرتیں پھر خدا کی سدا پاؤ گے
قبلہ اوّل جو مانگو گے کرکے دعا
تم کو قُدّوس کر دے گا بالحق عطا
میرے مسرور کی مولیٰ فریاد سُن
ہو عنایت کوئی، کر دے ارشادِ کُنْ
اپنی غیبی مدد کے تو سامان کر
یہ جو بادل ہیں آفت کے، جائیں گُزر

(محمد ابراہیم سرور، قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

یاد رکھیں کہ اسلام کا مستقبل اور عالمی امن کے قیام کا بہت بڑا انحصار خلافت احمدیہ پر ہے

(پیغام بر موقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ مالٹا 2022ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور تعلق ہمارے ایمان میں ترقی کیلئے نہایت اہمیت کا حامل ہے

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش 2022ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

نفسیاتی بیماریوں کو کمزور ایمان کا نتیجہ سمجھنا غلط ہے، یہ ایک بیماری ہے اسکا ایمان سے کیا تعلق

یہ کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو نفسیاتی بیماری نہیں ہوتی غلط ہے، اس کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں، مختلف حالات ہوتے ہیں

دنیا میں رہتے ہوئے اگر انسان خود نہ بھی کمزور ایمان ہو تو جس ماحول میں رہ رہا ہوتا ہے وہ لوگ اس سے اس طرح سلوک کر رہے ہوتے ہیں کہ بیچارے کو نفسیاتی بیماری لگ جاتی ہے

واقف زندگی کی بیوی جو ہے وہ بھی واقف زندگی ہوتی ہے

اگر وہ مربی ہے تو اس کو بھی چاہئے کہ اس کی مددگار رہو، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرے، اخلاقی حالت کو بہتر کرے

علمی حالت کو بہتر کرے تا کہ عورتوں میں ان کی تربیت کا کام ہو سکے، مربی کا کام ہے جس طرح اپنی حالت کو بہتر کرنا اسی طرح اسکی بیوی کا کام ہے اپنی حالت کو بہتر کرنا

واقف زندگی اگر ڈاکٹر ہے تو ڈاکٹر کیلئے ضروری ہے کہ بیوی قربانی دے

اگر ڈاکٹر ہسپتال میں یا کلینک میں اپنی ڈیوٹی سے زیادہ وقت دیتا ہے تو بیوی کو چاہئے برداشت کرے، صبر اور حوصلہ دکھائے

بچوں کی تربیت کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے

بچوں میں یہ روح پیدا کرنی چاہئے کہ ہم احمدی بچے ہیں اور واقف زندگی کے بچے ہیں ہماری اٹھان کیسی ہو تو گھر میں بیٹھ کے آپ دینی روحانی علم بڑھا سکتی ہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جرمنی کے واقفین و واقفات نو ڈاکٹرز کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15/جنوری 2022ء کو جرمنی کے واقفین نو اور واقفات نو ڈاکٹرز اور ڈینٹسٹس سے آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ 17 واقفین نو اور 6 واقفات نو ڈاکٹرز نے اس آن لائن ملاقات میں بیت السبوح فرانکفرٹ جرمنی سے شرکت کی۔

ملاقات کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد جملہ واقفین نو ڈاکٹرز اور میڈیکل کے آخری سال کے طلباء و طالبات کو حضور انور سے اپنے کیریئر کے بارے میں راہنمائی حاصل کرنے اور سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

ملاقات کے آغاز میں نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو نے تعارف کرواتے ہوئے عرض کیا کہ جرمنی میں اس وقت 15 واقفین نو ڈاکٹرز اور 4 واقفات نو لیڈی ڈاکٹرز حضور کی خدمت میں حاضر ہیں۔ اس کے علاوہ میڈیکل کے آخری سال میں زیر تعلیم 2 واقفین نو اور 2 واقفات نو ڈاکٹرز بھی موجود ہیں۔ یہ 16 ڈاکٹرز اور جو لیڈی ڈاکٹرز ہیں وہ اپنا دوسرا تجدید وقف بھی کر چکے ہیں اور ان میں سے بڑی تعداد نے وقف زندگی کا فارم بھی فل کر کے حضور کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ اس لحاظ سے آج یہ اپنے آپ کو اپنے آقا کے حضور پیش کر رہے ہیں۔ حضور اگر قبول فرمائیں۔

ایک واقف نو ڈاکٹر وجاہت وڑائچ صاحب نے بتایا کہ وہ اس وقت کارڈیالوجی میں اور الیکٹروفزیالوجی میں سپیشلائزیشن کر رہے ہیں اور چند ماہ میں یہ سپیشلائزیشن مکمل ہو جائے گی ان شاء اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ انہیں افریقہ اور ربوہ میں اور ہیومینٹی فرسٹ میں بطور وائس چیئرمین خدمت کی توفیق مل چکی ہے۔ اس پر حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ انہیں افریقہ پسند آیا یا ربوہ۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور دونوں جگہیں پسند ہیں، حضور انور جہاں جانے کا ارشاد فرمائیں گے وہیں میں جانا پسند کروں گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ کارڈیالوجی میں سپیشلائز کر رہے ہیں تو جہاں facilities ہیں وہیں بھیجنا پڑے گا ناں۔ اگر وقف کرنا ہے تو۔ پھر حضور نے ان کے experience کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ابھی کچھ ماہ رہتے ہیں، اپریل مئی تک انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ پہلے experience جو ہے جو باقاعدہ رہتا ہے وہ لے لیں اور مزید دیکھ لیں کہ اس عرصہ میں کوئی مزید تو نہیں خیال آیا مزید experience لینے کا یا کسی نئی چیز میں زیادہ سپیشلائز کرنے کا تو پھر اس کے بعد بتا دیں اور اگر نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے بتا دیں۔ لیکن اپریل تک تو ہیں ناں، اپریل میں دوبارہ reminder کر دیں۔

ایک اَور واقفِ نو ڈاکٹر سفیر احمد نجم صاحب نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے بعد gastroenterology اور internal medicine میں تیسرا سال سپیشلائزیشن کا مکمل ہو رہا ہے اس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ خاکسار اپنی فیملی کے ساتھ وقف کیلئے جب بھی حضور اقدس کا ارشاد ہوگا حاضر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ ابھی سپیشلائزیشن کے تین سال اور ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ چلیں تین سال تو پڑھو ناں سفیر صاحب۔ اچھا کرو۔ پھر بتانا جب تین سال مکمل ہو جائیں گے تو۔

بعد ازاں انہوں نے حضور انور سے ایک سوال پوچھنے کی اجازت چاہی اور عرض کی کہ بیماریوں کی عموماً مختلف stages ہوتی ہیں اور ہر سٹیج کا ایک مخصوص تھراپی کا پلان ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی کینسر کا مریض ہے بیشک اسکی عمر کم بھی ہو لیکن اس ہائر سٹیج ہو جس میں کینسر کا اسکے جسم میں پورا پھیلاؤ ہو چکا ہوتا ہے تو اسکے اوپر ایک severe stage دیا جائے تو ریسرچ میں اسکو اسی ہائر سٹیج کے اندر ڈالا جاتا ہے اور پھر مریض کی تھراپی palliative ہی رہے گی یعنی اسکی بیماری کی صرف علامات کا علاج کیا جائے گا نہ یہ کہ پورا علاج کیا جائے گا یعنی مریض کے کینسر کو جسم سے مکمل طور پر نہیں نکالا جائے گا کیونکہ یہ مریض کی صحت کیلئے زیادہ خطرناک بات ہو سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں حضور اقدس سے راہنمائی کی درخواست ہے کہ احمدی ڈاکٹرز کے ہاتھ میں اگر اس وقت ان کی تھراپی کیلئے کوئی بات ہو یعنی کہ جو ریسرچ ہے اسکے وہ مخالف جاتی ہو تو اس میں حضور اقدس کی کیا راہنمائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ اگر وہاں میڈیکل ایتھکس اس کی اجازت دیتی ہے اور تمہارے جو ہسپتال کا پروٹوکول ہے وہ تمہیں اجازت دیتا ہے اور علاج آپ کے پاس ہے تو کر لیں کوئی ہرج بھی نہیں ہے۔ یہ تو depend کرتا ہے آپ کو کس حد تک اجازت ملتی ہے۔ کل کو کہہ دیں کہ اچھا تم نے ہمارے ہسپتال کے جو رولز اینڈ ریگولیشنز ہیں ان کو فالو نہیں کیا اور جو ہم نے اپنا پروٹوکول بنایا تھا اس کو فالو نہیں کیا اس لیے چلو تم تو چھٹی کرو ناں۔ تو یہ ساری چیزیں دیکھ لیں پھر کریں۔ یا پرائیویٹلی کرنا ہے تو کر سکتے ہیں۔

انہوں نے عرض کی کہ ریسرچ کے مطابق جس کا ہائر سٹیج ہو اس میں ان کے علاج کے امکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے تو پھر ہمیں بس یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ ان کے دو ماہ رہ گئے ہیں، تین ماہ رہ گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تو پھر میرے سے کیا پوچھتے ہو جب میڈیکلی آپ کے پاس کچھ نہیں ہے تو پھر میں کیا بتا سکتا ہوں۔ باقی یہ ہومیو پیتھک علاج ہے، ہومیو پیتھک علاج پہ جس کو یقین ہو تھوڑا بہت یہ اسکے اوپر ٹوٹکے کیلئے وہ چاہے situation جو بھی ہو اس وقت صورتحال کے مطابق وہ بتا سکتے ہیں آپ۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ ہومیو پیتھک سے تھوڑی سی لائف prolong ہو جاتی ہے یا یہ ہے کہ بعض دفعہ completely cure بھی ہو جاتا ہے۔ تو یہ تو depend کرتا ہے کس situation میں کس condition میں ہے بندہ۔ تو جب ڈاکٹروں نے بالکل جواب دے دیا ہے تو پھر ایک alternative ہے ہومیو پیتھک کا بھی، اس کو استعمال کر سکتے ہیں اگر کرنا چاہیں تو۔ نہیں تو پھر اللہ کی مرضی پہ راضی ہوں۔

ایک اَور واقفــــــ نو ڈاکٹر عرفان صاحب نے پوچھا کہ ترقی یافتہ مما لکــــــ میں جیسے جرمنی اور امریکہ میں personalised ادویات مہیا ہیں جس میں مریض کو فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن جو ترقی پذیر مما لک ہیں جیسے افریقہ اور پاکستان ہے وہاں اس وقت یہ مہیا نہیں ہیں۔ تو ہم بطور واقفین نو ڈاکٹرز کیا کر سکتے ہیں اور جماعتی طور پر کیا کیا جا سکتا ہے کہ یہ personalised علاج وہاں بھی مہیا ہو سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو پھر آپ لوگوں کا کام ہے کہ پیسے اکٹھے کریں اسکے بعد جا کے پھر غریبوں کی مدد کریں۔ کچھ ڈاکٹر ایسے ہونے چاہئیں جو باہر بھی جائیں، کچھ کام کریں کچھ عرصہ وقف عارضی کریں اور پھر اس وقف عارضی میں treat کیا کریں لوگوں کو۔ اسکے علاوہ اَور کیا کر سکتے ہیں آپ۔ باقی تو جو فنڈ یہاں سے مہیا ہونے ہیں کتنی کتنی cost آتی ہے یہ تو depend کرتا ہے۔ ان ملکوں میں جا کے وہ cost کیا ہوگی۔ afford بھی کر سکتے ہیں کہ نہیں کر سکتے۔ یہ تو سارا آپ کو plan بنانا پڑے گا کہ یہ یہ treatment ہے اس طرح کے patient ہوں تو یہ treatment ہوگی، اس پر اتنا خرچ آئے گا، یہ plan ہوگا، اس کو ہماری طرف سے یہ مدد مل سکتی ہے، جماعت اس میں کیا کر سکتی ہے۔ جماعت کی involvement اگر ہو تو اس میں جماعت کیا کرے گی۔ اور اگر وہاں کے کسی بڑے ہسپتال میں کہا

جائے اور وہ علاج کرنے پر راضی ہوجائیں تو ان سے کس طرح رابطہ کیا جاسکتا ہے۔تو یہ سارا plan بنانا آپ لوگوں کا کام ہے، آپ کی میڈیکل ایسوسی ایشن ہے ان سے کہیں پلان بنائیں۔

اسکے بعد ڈاکٹر عمیر احمد باجوہ صاحب، صدر ڈاکٹرز ایسوسی ایشن جرمنی نے عرض کیا کہ پچھلے دو سال میں جب سے کورونا کی وبا ہے ہم ڈاکٹرز کو جرمنی بھر کے 26 ریجنز میں احمدیوں کی باقاعدہ کونسلنگ کرنے کی توفیق ملی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے راہنمائی کی درخواست ہے کہ ہم آئندہ کس طرح سے جماعت کی خدمت کرسکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان کو بتاتے رہیں کچھ awareness دیتے رہیں، بہت سارے لوگ ہمارے ایسے بھی ہیں covid کے حوالے سے اگر بات کر رہے ہیں آپ تو اس کو سمجھتے ہیں یہ کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ نہ احتیاط کرو، نہ ماسک پہنو، نہ ویکسین لگواؤ۔ چلو اگر ویکسین نہیں لگوائی تو کم از کم ماسک تو پہن کے رکھو۔ دوسری احتیاطیں تو کرو۔ میں نے دیکھا ہے کہ ناک میں vicks لگانا اور ماسک پہننا کافی حد تک بچاتا ہے۔ یا اگر کسی کو یقین ہو تھوڑا بہت ہومیو پیتھک پہ تو وہ بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ لیکن کچھ بھی نہیں کرنا اور کہہ دینا ’’کج نئیں ہوندا، اللہ دی مرضی۔ آئے گی موت تے آجائے گی‘‘ پنجابیوں والی باتیں کرتے ہیں تو وہ تو ان کو کیا کہہ سکتے ہیں۔ پھر یہی ہے کہ مہم چلا کے awareness دیں جو کم پڑھے لکھے ہیں اور جو ویسے ہی careless ہیں پڑھے لکھے ان کو بھی سمجھائیں کہ تم پڑھے لکھے لوگ ہو تمہیں کس طرح behave کرنا چاہئے اس situation میں۔ٹھیک ہے؟

ایک واقفِ نو طالب علم تنضیر احمد خان صاحب جو میڈیکل کے آخری سال میں ہیں نے بتایا کہ اس سال ان کی house job ختم ہو جائے گا۔حضور انور نے استفسار فرمایا کہ تم اپنی تصویر اوپر خط کے کونے میں لگا کے بھیجتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی حضور۔حضور انور نے فرمایا کہ اچھا۔اس میں تو بڑا چہرہ ہوتا ہے ماشاء اللہ مسکراتا ہوا۔آدھا خط اردو میں ہوتا ہے آدھا انگریزی میں ہوتا ہے۔’انہوں نے عرض کی کہ میں کوشش کرتا ہوں جتنی اردو لکھی جائے اتنی لکھ لوں۔حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا کر رہے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ وہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق نیورولوجی میں ایم ڈی پی ایچ ڈی کر رہا ہوں۔حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کتنی دیر اَور لگے گی۔ انہوں نے بتایا دو آپشنز ہیں۔ یا نیورولوجی میری ریسرچ کے ساتھ compatible ہے یا نیوروسرجری۔ان کیلئے چھ سے سات سال سپیشلائزیشن ہوتی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا۔ٹھیک ہے۔ کرو پھر۔ experience لو اور اس عرصہ میں وقف عارضی کر کر کے اپنا جو بھی experience لیا ہوتا ہے اس کو apply بھی کرواپنے مریضوں کے اوپر۔

ایک اور واقفِ نو ڈاکٹر مرزا امباہل صاحب نے عرض کی کہ میں نے پانچ ماہ پہلے رومینیا سے تعلیم مکمل کی ہے تو اب میں واپس آیا ہوں تو پچھلے ماہ آپ سے ملاقات ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ میں سائیکاٹری کے شعبہ میں جاؤں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مرزا صاحب کے پوتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ مرزا عبدالرشید صاحب کا نواسا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ نواسے ہو۔ ہاں لگ رہا ہے شکل سے ہی۔ انہوں نے سوال کیا کہ نفسیاتی بیماریوں کو ہمارے معاشرے میں عموماً کمزور ایمان کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ بڑا غلط سمجھتا ہے۔ جو یہ کہتا ہے غلط کہتا ہے۔......ان سے ایمان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک بیماری ہے تو یہ کہہ دینا کہ یہ کمزور ایمان ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو نفسیاتی بیماری نہیں ہوتی، نفسیاتی بیماری کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں، مختلف حالات ہوتے ہیں، مختلف situation میں آدمی ہوتا ہے مختلف کنڈیشنز میں سے گزر رہا ہوتا ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے اگر انسان خود نہ بھی کمزور ایمان ہو تو جس ماحول میں رہ رہا ہوتا ہے وہ لوگ اس سے اس طرح treat کر رہے ہوتے ہیں کہ بیچارے کو نفسیاتی بیماری لگ جاتی ہے مجبور ہے۔تو مریض تو مجبور ہوتا ہے بیچارہ۔اسکو کہہ دینا کمزور ایمان ہے وہ تو ویسے ہی غلط بات ہے۔

انہوں نے عرض کی کہ حضور اس سوچ کو کیسے دور کرسکتے ہیں اور اس میڈیکل اور سائنٹفک ٹاپک پر مذہبی رنگ کے بجائے میڈیکل نظریہ سے کیسے awareness پھیلائی جاسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسکا تو لوگوں کو بتانا پڑے گا۔آپ سے پہلے نسل کم پڑھی لکھی تھی، اگلی نسل پڑھی لکھی ہے۔ ان کو awareness دیں کہ یہ بیماری تو بیماری ہے، اس کا ایمان سے کیا تعلق ہے۔

ایک واقفہ نو ڈاکٹر ہبۃ الحئی سعدیہ غفور عطا صاحبہ اہلیہ مکرم ہارون احمد عطا صاحب مربی سلسلہ جنہوں نے dentistry میں تعلیم حاصل کی ہے اور بطور نیشنل سیکرٹری اشاعت خدمت کی توفیق پا رہی ہیں، انہوں نے سوال کیا کہ حضور ہم واقفین کس طرح جماعت کی خدمت اور تربیت اولاد بہترین رنگ میں بیلنس کر سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ بیلنس کس طرح کر سکتے ہیں؟ آپ کے پاس چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں، چوبیس گھنٹے کو دیکھیں تقسیم کریں کہاں کہاں استعمال کر رہی ہیں۔ سارے چوبیس گھنٹے کا چارٹ بنائیں، کتنا آپ نے وقت سونے میں گزارا ہے کتنا کھانا پکانے میں گزارا ہے، کتنا نماز پڑھنے میں گزارا اور کتنا گپیں مارنے میں گزارا اور کتنا اپنے پروفیشن میں گزارا۔ اس میں سے بچوں کے اسکول آنے کے بعد تو بہر حال ضروری ہے کہ بچوں کو ایک گھنٹہ ماں ضرور دے، ان کے ساتھ بیٹھے، کھانا کھائے، ان سے اسکول کے حالات پوچھے۔ وہ تو ضروری دینا ہے اسکے بعد رات کو۔ یا جو weekend ہے اگر کوئی وقت ملتا ہے تو پھر اس میں پھر جماعت کیلئے تھوڑا بہت جو کام کرسکتی ہیں۔ اشاعت کا کام کیا ہے، آج کل تو گھر بیٹھے آن لائن سارے کام ہوجاتے ہیں۔ وہیں سے آپ نے چیک کر لینا ہے کس نے کیا آرٹیکل لکھا ہے، رسالے کو یا میگزین کو کس طرح ایڈجسٹ کرنا ہے یا ہم نے کوئی لٹریچر translate کرنا ہے تو کس طرح کرنا ہے۔ پڑھی لکھی عورت ہیں اپنا چارٹ بناؤ خود ہی۔

ایک دوسری واقفہ نو ڈاکٹر صاحبہ نے عرض کی کہ جرمنی میں ہمارے بچے الحمد للہ بہت آرام دہ زندگی گزار رہے ہیں میں سوچتی ہوں کہ جب ہم وقف میں کسی ملک بھیجے جائیں گے تو بچوں کو مشکل نہ ہو۔ ہم ابھی سے بچوں کی اس کیلئے کیسے تیاری کر سکتے ہیں؟ انہوں نے مزید عرض کیا کہ حضور جب آپ افریقہ میں تھے تو آپ کے بچوں کو سیٹل ہونے میں مشکل ہوئی تھی؟

حضور انور نے فرمایا کہ میرا ایک بچہ وہاں ہی پیدا ہوا تھا اور ایک بچی آٹھ دس مہینے کی تھی جب آ گئی تھی اس لیے ان کی تو میں نے اٹھان ہی وہیں کی تھی۔ ان کو ایڈجسٹ کیا کرنا تھا ان کو جو وہاں کھانے پینے کو ملتا تھا اسی کی عادت ڈال دی تھی۔ جیسی زندگی ہم گزارتے تھے سخت جانی کی ویسے بچے گزارتے تھے اور اسی طرح پل بڑھ گئے۔ یہ تو پھر سوچ ہے۔ اب تو یہاں آپ لوگوں کو سہولتیں ہیں وہاں افریقہ رہیں گی، افریقہ میں اب تو بہت ساری سہولتیں مل گئی ہیں ہمارے زمانے میں بالکل اور حالات تھے۔ اب وہاں بھی بہت ساری چیزیں مل جاتی ہیں جو یہاں ملتی ہیں۔ یا یہاں سے آپ منگوا سکتے ہیں اور کچھ نہ کچھ مدد مل جاتی ہے۔ تو وہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ڈاکٹروں کو ایسی دقت نہیں پیش آتی وہاں۔ ایسی سخت لائف نہیں ہے وہاں ڈاکٹروں کیلئے، آرام سے گزارتے ہیں بڑے عیش کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ ہمارے وقت میں بھی ڈاکٹر بڑے well-off تھے اور اب تو اَور بھی زیادہ بہتر ہیں۔

ایک اَور واقفہ نو ڈاکٹر صاحبہ نے سوال کیا کہ ایک واقف زندگی کی اہلیہ کی کیا ذمہ داریاں ہیں جب وہ فیلڈ میں چلے جاتے ہیں اور ہم اپنے آپ کو اس کام کیلئے اور اپنی مستقبل کی زندگی کیلئے کیسے بہتر تیار کرسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ واقف زندگی کی بیوی جو ہے وہ بھی واقف زندگی ہوتی ہے۔ اگر وہ مربی ہے تو اس کو بھی چاہیے کہ اس کی مددگار ہو، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرے، اخلاقی حالت کو بہتر کرے، علمی حالت کو بہتر کرے تاکہ عورتوں میں ان کی تربیت کا کام ہوسکے۔ مربی کا کام ہے جس طرح اپنی حالت کو بہتر کرنا اسی طرح اس کی بیوی کا کام ہے اپنی حالت کو بہتر کرنا۔ اگر ڈاکٹر ہے تو ڈاکٹر کیلئے پھر ضروری ہے کہ بیوی قربانی دے۔ اگر ڈاکٹر ہسپتال میں یا اپنے کلینک میں اپنی ڈیوٹی سے زیادہ وقت دیتا ہے تو بیوی کو چاہیے برداشت کرے اور اسے یہ نہ کہے کہ تم نے آٹھ گھنٹے سے زیادہ ڈیوٹی نہیں دینی یا چھ گھنٹے سے زیادہ نہیں کرنا یا سارا دن بیٹھے رہتے ہو ہسپتال۔ تو صبر اور حوصلہ دکھانا چاہیے اور ساتھ ساتھ اگر بچے ہیں تو بچوں کی تربیت کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے، بچوں میں یہ روح پیدا کرنی چاہیے کہ ہم احمدی بچے ہیں اور واقف زندگی کے بچے ہیں ہماری اٹھان کیسی ہو تو گھر میں بیٹھ کے آپ دینی روحانی علم بڑھا سکتی ہیں اور جب فارغ وقت فارغ ہو لوکل لوگوں کے ساتھ سوشلائز کریں۔ جہاں بھی جائیں مثلاً افریقہ جاتی ہیں تو وہاں سوشلائز کریں، لوگوں کو اپنے ساتھ ملائیں، دیکھیں، کھیلیں ان کو بھی یہ احساس پیدا ہو کہ ہم لوگ بھی انسان ہیں اور انسانوں جیسا ہمارے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے، ہمیں برابر سمجھا جاتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ یہ non African آ گئے ہیں تو ہمیں اور طرح treat کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تو یہ ساری چیزیں ایک واقفِ زندگی کی بیوی میں ہونی چاہئیں کہ لوگوں سے گھل مل جائیں اور اپنے خاوندوں کا ہاتھ بٹانے والی ہوں اور اپنے ماحول میں اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے والی ہوں اور اس کے علاوہ اپنے ماحول میں دوسروں کیلئے بھی ایک نمونہ بننے والی ہوں۔

ملاقات کے آخر پر نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ اس وقت جرمنی بھر میں پچاس سٹوڈنٹس میڈیکل فیلڈ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان طلباء کیلئے بھی حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ وہ بھی اپنی تعلیم مکمل کر کے جلد اپنے آپ کو وقف کر کے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے والے ہوں۔ آمین

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 1؍فروری 2022)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یہی آئینہ خالق نما ہے ✿ یہی اک جوہر سیف دعا ہے

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتّقا ہے ✿ اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

باغِ احمد سے ہم نے پھل کھایا ✿ میرا بستاں کلامِ احمد ہے

ابنِ مریمؑ کے ذکر کو چھوڑو ✿ اُس سے بہتر غُلامِ احمد ہے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

جنگ بدر کی اہمیت اور اس کے نتائج کے بارہ میں ایمان افروز تاثرات، نیز جلسہ سالانہ کے حوالہ سے کارکنان کو زرّیں نصائح و ہدایات

ڈیوٹی دینے والے کو ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہنا چاہئے اور مسکراتے رہنا چاہئے، اگر کسی میں کوئی غلط بات دیکھیں جو ہمارے ماحول کے تقدس اور تعلیم کے خلاف ہے تو نرمی اور پیار سے سمجھائیں خاص طور پر ہر احمدی کو اس جلسہ کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21/ جولائی 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال ڈیوٹی دینے والے کو ہمیشہ کس بات کا مظاہرہ کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ڈیوٹی دینے والے کو ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہنا چاہئے اور مسکراتے رہنا چاہئے اگر کسی میں کوئی غلط بات دیکھیں جو ہمارے ماحول کے تقدس اور تعلیم کے خلاف ہے تو نرمی اور پیار سے سمجھائیں خاص طور پر ہر احمدی کو اس جلسہ کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

سوال جنگ بدر ختم ہونے کے بعد قیدیوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سلوک کیسا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگِ بدر ختم ہونے کے بعد قیدیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ سلوک کے بارے میں طبقاتِ ابن سعد میں درج ہے کہ جب بدر کے قیدی آئے تو ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ بھی تھے تو نبی کریم ﷺ اس رات جاگتے رہے۔ آپ کے صحابہؓ میں سے کسی نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ کو کس بات نے جگائے رکھا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس کے کراہنے کی آواز نے۔ تو ایک شخص گیا اور اس نے حضرت عباسؓ کے بندھن ڈھیلے کر دیے۔ باندھے ہوئے تھے۔ رسیاں کچھ ڈھیلی کر دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا بات ہے مَیں عباس کے کراہنے کی آواز نہیں سن رہا؟ تو ایک شخص نے کہا کہ میں نے ان کے بندھن کچھ ڈھیلے کر دیے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر تمام قیدیوں کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ یہ نہیں کہ میرا رشتہ دار سمجھ کر ایک کے کر دیے۔

سوال جنگ بدر کی اہمیت اور اسکے تاثرات کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگِ بدر کی اہمیت اور اس کے اثرات کے بارے میں لکھا ہے کہ جب فتح بدر کی خوشخبری لے کر عبداللہ بن رَوَاحہؓ اور زید بن حارثہؓ مدینہ پہنچے تو ان کے منہ سے فتح کی خوشخبری کا اعلان سن کر اللہ کا دشمن کعب بن اشرف یہودی ان کو جھٹلانے لگا۔ وہ کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ نے ان بڑے بڑے رؤسا کو مار ڈالا ہے تو زمین کی پشت پر رہنے سے زمین کے اندر رہنا بہتر ہے۔ یعنی زندہ رہنے سے موت بہتر ہے۔

سوال علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب میں غزوہ بدر کے نتائج کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب میں غزوۂ بدر کے نتائج بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: بدر کے معرکہ نے مذہبی اور ملکی حالات پر گوناگوں اثرات پیدا کیے اور حقیقت میں یہ اسلام کی ترقی کا قدمِ اوّلین تھا۔ قریش کے تمام بڑے بڑے رؤسا جن میں سے ایک ایک اسلام کی ترقی کی راہ میں سدِ آہن تھا فنا ہو گئے۔ عتبہ اور ابوجہل کی موت نے قریش کی ریاست عامہ کا تاج ابوسفیان کے سر پر رکھا جس سے دولت اموی کا آغاز ہوا لیکن قریش کی اصلی زور و طاقت کا معیار گھٹ گیا۔ مدینہ میں اب تک عبداللہ بن ابی بن سلول اعلانیہ کافر تھا لیکن اب بظاہر وہ اسلام کے دائرہ میں آ گیا۔ ”فتح بدر کے بعد اس نے بھی ظاہرًا اسلام قبول کر لیا گو تمام عمر منافق رہا اور اسی حالت میں جان دی۔ قبائل عرب جو سلسلہ واقعات کا رُخ دیکھتے تھے اگرچہ رام نہیں ہوئے لیکن سہم گئے۔ بہت سے قبائل مسلمان تو نہیں ہوئے لیکن فتح کو دیکھ کر سہم ضرور گئے۔ مسلمانوں کے خلاف انہوں نے کارروائیاں کرنی بند کر دیں یا خوفزدہ ہو گئے۔ ان موافق حالات کے ساتھ مخالف اسباب میں بھی انقلاب شروع ہو گیا۔ یہود سے معاہدہ ہو چکا تھا کہ وہ ہر معاملہ میں یکسو رہیں گے لیکن اس فتح نمایاں نے ان میں حسد کی آگ بھڑکا دی اور وہ اسکو ضبط نہ کر سکے...... قریش کو پہلے صرف حضرمی کا رونا تھا بدر کے بعد ہر گھر ماتم کدہ تھا اور مقتولینِ بدر کے انتقام کیلئے مکہ کا بچہ بچہ مضطر تھا۔ چنانچہ سُوَیق کا واقعہ اور اُحد کا معرکہ اسی جوش کا مظہر تھا۔

سوال بدر کے نتائج بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کیا بیان فرماتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: فتح بدر کے نتائج بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں لکھا ہے کہ ابھی تک مدینہ میں قبائل اوس اور خزرج کے بہت سے لوگ شرک پر قائم تھے۔ بدر کی فتح نے ان لوگوں میں ایک حرکت پیدا کر دی اور ان میں سے بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان اور خارق عادت فتح کو دیکھ کر اسلام کی حقانیت کے قائل ہو گئے۔ اور اسکے بعد مدینہ سے بت پرست عنصر بڑی سرعت کے ساتھ کم ہونا شروع ہو گیا مگر بعض ایسے بھی تھے جن کے دلوں میں اسلام کی اس فتح نے بغض و حسد کی چنگاری روشن کر دی اور انہوں نے برملا مخالفت کو خلاف مصلحت سمجھتے ہوئے بظاہر تو اسلام قبول کر لیا لیکن اندر ہی اندر اس کے استیصال کے درپے ہو کر منافقین کے گروہ میں شامل ہو گئے۔ ان موخرالذکر لوگوں میں زیادہ ممتاز عبداللہ بن اُبَیّا بن سلول تھا جو قبیلہ خزرج کا ایک نہایت نامور رئیس تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لانے کے نتیجہ میں اپنی سرداری کے چھینے جانے کا صدمہ اٹھا چکا تھا۔ یہ شخص بدر کے بعد بظاہر مسلمان ہو گیا، لیکن اسکا دل اسلام کے خلاف بغض و عداوت سے لبریز تھا اور اہلِ نفاق کا سردار بن کر اس نے مخفی مخفی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ریشہ دوانی کا سلسلہ شروع کر دیا۔

سوال جنگ بدر کا نام اللہ تعالیٰ نے یوم فرقان کیوں رکھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس بارے میں فرماتے ہیں کہ یہی وہ جنگ ہے جس کا نام قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرقان رکھا ہے اور یہی وہ جنگ ہے جس میں عرب کے وہ سردار جو اس دعویٰ کے ساتھ گھر سے چلے تھے کہ اسلام کا نام ہمیشہ کیلئے مٹا دیں گے خود مٹ گئے اور ایسے مٹے کہ آج ان کا نام لیوا کوئی باقی نہیں اور اگر کوئی ہے تو اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنا بجائے فخر کے عار خیال کرتا ہے۔ غرض یہ کہ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی تھی۔

سوال جنگِ بدر متعلق بائبل میں کیا پیشگوئی پائی جاتی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یسعیاہ باب 21 آیت 13 تا 17 میں لکھا ہے: عرب کی بابت الہامی کلام۔ عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے۔ اے دوانیوں کے قافلو! پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو! روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا۔ ہنوز ایک برس، ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا۔

......☆......☆......☆......

جلسہ سالانہ کے موقع پر جس جذبے سے سب نے اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کیا ہے اس جذبے کو قائم رکھتے ہوئے جتنے دن بھی ڈیوٹیاں ہیں انہیں سرانجام دیں اور جہاں مہمانوں کی خدمت کرنے کا حق ادا کریں وہاں یہ بات بھی نہ بھولیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا کرنا ہے، اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے اور اس ماحول سے ہر لمحہ فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ذات کو بھی پاک بنائے رکھنے کی کوشش کرنی ہے

جلسہ سالانہ کے حوالہ سے کارکنان و مہمانان کرام کو زرّیں نصائح و ہدایات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28/ جولائی 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنان اور نگران کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے محنت، اعلیٰ اخلاق اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے ہر کارکن اور ہر نگران کو اپنا کام کرنا چاہئے اور جب یہ ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت عطا فرمائے گا۔ جس جذبے سے سب نے اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کیا ہے اس جذبے کو قائم رکھتے ہوئے جتنے دن بھی ڈیوٹیاں ہیں انہیں سرانجام دیں اور جہاں مہمانوں کی خدمت کرنے کا حق ادا کریں وہاں یہ بات بھی نہ بھولیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا کرنا ہے، اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے اور اس ماحول سے ہر لمحہ فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ذات کو بھی پاک بنائے رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔

سوال نیز حضور انور نے کارکنوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جس جذبے سے سب نے اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کیا ہے اس جذبے کو قائم رکھتے ہوئے جتنے دن بھی ڈیوٹیاں ہیں انہیں سرانجام دیں اور جہاں مہمانوں کی خدمت کرنے کا حق ادا کریں وہاں یہ بات بھی نہ بھولیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا کرنا ہے، اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے اور اس ماحول سے ہر لمحہ فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ذات کو بھی پاک بنائے رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔

سوال شاملین جلسہ کو کس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر شامل جلسہ کو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ باتیں جو میں کہنے لگا ہوں یہ روایتاً کہہ رہا ہوں اور میں نے کہہ دیا اور آپ نے سن لیا۔ بس اتنا کافی ہے۔ نہیں، بلکہ اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال جلسہ میں شامل ہونے کا کیا مقصد ہونا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس جلسے میں شامل ہونے کا ہمارا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد ہے اپنی روحانی اور علمی حالت کو بہتر کرنا، اخلاقی حالت کو بہتر کرنا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے دل میں پیدا کرنا۔

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کون سا واقعہ بیان کیا جس میں حضورؑ نے دسترخوان کے ٹکرے کھا کر گزارہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ سفر پر تھے، کام میں مصروف تھے اس لیے آپ نے رات کا کھانا اس وقت نہیں کھایا جب کھانا serve کیا جا رہا تھا اور دوسرے مہمانوں کو کھلایا جا رہا تھا۔ کارکنوں نے رکھ دیا ہوگا اور بعد میں تھوڑی دیر بعد اٹھا بھی لیا ہوگا بغیر دیکھے کہ کھایا ہے کہ نہیں۔ انتظامیہ نے بھی اس طرف توجہ نہیں دی کہ آپؑ نے کھانا نہیں کھایا اور اپنے کام میں آپؑ مصروف ہیں۔ بہرحال رات گئے آپ علیہ السلام

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/ اکتوبر 2023ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر اور غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم طارق مشتاق بٹ صاحب ابن مکرم مشتاق احمد بٹ صاحب (Selsdon کرائیڈن، یوکے)

27/ستمبر 2023ء کو طویل علالت کے بعد 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت ڈاکٹر نور الٰہی بٹ صاحب رضی اللہ عنہ اور پڑدادا حضرت امام الدین بٹ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے جنہوں نے جہلم آمد پر زیارت کے بعد بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، سادہ مزاج، مخلص اور نیک انسان تھے۔ طویل بیماری کا عرصہ بہت صبر سے گزارا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم کیپٹن محمد نواز وڑائچ صاحب

ابن مکرم محمد عبد اللہ وڑائچ صاحب (ربوہ)

26/اگست 2023ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت چودھری قطب دین صاحب وڑائچ رضی اللہ عنہ (موضع رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم پاکستان آرمی سے بطور سرونگ کیپٹن ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کو فوج کی طرف سے متعدد تمغہ جات اور میڈلز بھی دیے گئے۔ فوج کی سروس کے دوران جہاں بھی پوسٹنگ رہی جماعت کے ساتھ نہایت اخلاص کا تعلق رکھا۔ رجوعہ کی مسجد کی تعمیر نو اور مربی ہاؤس کی تعمیر میں اللہ کے فضل سے نمایاں مالی قربانی کی توفیق ملی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد گوجرانوالہ کینٹ میں بطور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔ ربوہ شفٹ ہونے پر آپ سیکرٹری امور عامہ اور نائب صدر محلہ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے اور اپنی زندگی میں حصہ جائیداد کی مکمل ادائیگی کر دی تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ اکلوتی بیٹی شامل ہیں۔

(2) مکرمہ امۃ الحفیظ حسین صاحبہ

اہلیہ مکرم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب (ربوہ حال کینیڈا)

11/جولائی 2023ء کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب (قاضی کوٹ) رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعو علیہ السلام کی پوتی اور مکرم قاضی بشیر احمد بھٹی صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپ کے میاں مکرم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب نے سب سے پہلی ''ربوہ'' کتاب لکھی تھی اور وہ حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے اور ناظر امور عامہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ ربوہ میں آپ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ صنعتی نمائش کے شعبہ میں ایک لمبا عرصہ خدمت بجالاتی رہیں۔ بیوگی کے چالیس پینتالیس سال بڑے صبر سے قرآن کریم کی خدمت میں گزارے۔ جب کینیڈا شفٹ ہوئیں تو احمدیہ بلڈنگ میں رہائش اختیار کی اور وہاں کئی سال تک بچے بچیوں اور خواتین کو قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ اور تفسیر پڑھاتی رہیں۔ کینیڈا میں لجنہ کے رسالہ النساء کی اردو کتابت بھی کرنے کی توفیق پائی۔ ہر مالی تحریک میں ضرور حصہ ڈالتیں اور غرباء اور بیوگان کی خاموشی سے مدد کرتی تھیں۔ اپنی زندگی میں تین جوان بچوں کی وفات کا صدمہ بڑے صبر وحوصلہ سے برداشت کیا۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(3) مکرمہ محمودہ رشید صاحبہ

اہلیہ مکرم رشید احمد گھمن صاحب (لاہور)

8/مئی 2023ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے محلہ دار الیمن ربوہ میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ کام کا موقعہ ملا۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، ایک نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ نے خود محنت کر کے بچوں کی تعلیم اور دیگر ضرورتوں کے علاوہ شوہر کی تعلیم کا خرچ بھی اٹھایا۔ سب بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور ان کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم مولوی بدر الدین صاحب کی بیٹی اور مکرم لئیق احمد عابد صاحب (مشیر قانونی تحریک جدید ربوہ) کی بہن تھیں۔

(4) مکرم چودھری خالد محمود صاحب ابن مکرم چودھری عبد الرحمٰن صاحب (چک نمبر 518/ٹی ڈی اے ضلع خوشاب)

23/ستمبر 2023ء کو 65 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا مکرم چوہدری اللہ رکھا صاحب 1930ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔ مرحوم پنجوقتہ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خوش اخلاق، نرم دل، صلہ رحمی کرنے والے، خلافت سے بے حد محبت کرنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ واقفین زندگی کا بہت احترام کرتے تھے۔ مقامی سطح پر زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مخالفت کا ہمیشہ بڑی بہادری اور جوانمردی سے مقابلہ کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ سات بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ظہیر احمد صاحب بطور معلم سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم انصر عباس صاحب (مربی سلسلہ ساؤتومے) کے ماموں تھے۔

(5) مکرم میجر (ر) محمد یوسف خان صاحب

ابن مکرم محمد یونس خان صاحب (اسلام آباد)

آپ دو ماہ قبل علاج کے سلسلہ میں کینیڈا گئے تھے اور وہیں دوران علاج 15/ستمبر 2023ء کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے اسلام آباد میں صدر حلقہ اور سیکرٹری ضیافت کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کیلئے ایک نافع الناس وجود تھے۔ غرباء کی ہر ممکن مدد کرتے اور ہر ایک سے مسکرا کر ملتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(6) مکرم حمید اختر صاحب (Hannover، جرمنی)

10/ستمبر 2023ء کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ سابق ناظر اعلیٰ و ناظر دیوان مکرم میاں غلام محمد اختر صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔ آپ نے انگلستان سے انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد جرمنی سے ٹریننگ لی اور پاکستان آکر اسلام آباد میں اپنی فیکٹری لگائی۔ ملکی حالات خراب ہونے پر 1992ء میں جرمنی منتقل ہوگئے۔ آپ ایک پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ جرمنی میں البانین پناہ گزینوں سے آپ کے گہرے مراسم تھے اور بہت سی بیعتیں کروانے کی بھی توفیق پائی۔ آپکی اہلیہ سوزانے اختر صاحبہ ایک جرمن خاتون ہیں جن سے آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆☆

کو جب بھوک کا احساس ہوا تو آپؑ نے کھانے کے بارے میں پوچھا تو سب انتظامیہ کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ سب بڑے پریشان ہوئے کہ کھانا تو جتنے لوگ وہاں آئے ہوئے تھے اور کام والے تھے سب کھا چکے ہیں اور اب تو کچھ بھی نہیں بچا رات دیر ہوگئی تھی۔ بازار بھی بند تھے کہ کسی ہوٹل سے ہی منگوا لیا جاتا وہ بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ بہر حال کسی طرح حضور علیہ السلام کو یہ علم ہوا کہ کھانا ختم ہو چکا ہے اور انتظام کرنے والے پریشان ہیں کہ فوری طور پر جلدی جلدی کھانا پکانے کا انتظام ہو۔ آپ علیہ السلام نے اس پر فرمایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ دیکھو! دستر خوان پر کچھ بچے ہوئے روٹی کے ٹکڑے ہوں گے وہی لے آؤ۔ چنانچہ آپؑ نے ان ٹکڑوں میں سے ہی تھوڑا سا کھالیا اور انتظام کرنے والوں کی تسلی کروائی۔

سوال میزبان اور مہمانوں کو اپنے فرائض کس طرح سرانجام دینے چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میزبان کا یہ فرض ہے کہ حتی المقدور مہمان کو آرام پہنچائے اور مہمانوں کو بھی معمولی تکلیفوں کو برداشت کرنے کا بہترین اجر اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے حوالے سے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی جو تلقین فرمائی اسکا معیار کیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کیلئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے۔

سوال سچے مومن کی کیا نشانیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہوجائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہوکر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔

سوال اپنے پر اپنے بھائی کو ترجیح دینا کیسا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے پر اپنے بھائی کو ترجیح دینا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ بہت مجاہدے کا کام ہے۔ اس لیے فرمایا کہ اسکا تعلق ایمان سے ہے۔ اسکا ایمان ہی درست نہیں جس میں قربانی کا اور دوسرے کا حق ادا کرنے کا یہ مادہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑے انعاموں کا مستحق معمولی باتوں پر نہیں بنا دیتا بلکہ اسے ہی بے انتہا نوازتا ہے جو مجاہدے میں بڑھا ہوا ہو۔ حقوق العباد کا ادا کرنا بہت مشکل کام ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حقوق اللہ تو بعض دفعہ ادا ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد کی ادائیگی بہت مشکل کام ہے۔

سوال اگر کوئی سختی سے پیش آئے تو آپ کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: کوئی سخت الفاظ میں بولے اور میرا رویّہ بھی ویسا ہی ہو تو مجھ پر افسوس ہے۔ چاہئے تو یہ کہ بجائے اس کے کہ مَیں اس سے سختی سے پیش آؤں میں اس کیلئے دعا کروں۔

سوال روحانی بیماریوں سے بچنے کیلئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: روحانی بیماریوں سے بچنے کیلئے دوسروں کے عیب نکالنے سے بچنا ہوگا۔ اپنے دل کو دوسروں کیلئے نرم کرنا ہوگا۔ ہر قسم کا تکبر اپنے اندر سے نکالنا ہوگا۔

سوال جلسے پر جو لوگ معمولی باتوں پر اپنے جذبات کو کنٹرول نہیں کر سکتے اس بابت حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ معمولی باتوں پر بھی رنجشیں پیدا ہوجاتی ہیں اور ایسا ماحول بن جاتا ہے کہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگتے ہیں بلکہ ہاتھا پائی تک نوبت آجاتی ہے۔ اگر یہ ماحول پیدا کرنا ہے اور جذبات پر کنٹرول نہیں رکھنا تو بہتر ہے کہ وہ انسان جلسہ پر نہ آئے اور اسی طرح ڈیوٹی والے اگر کنٹرول نہیں کرسکتے تو وہ ڈیوٹی نہ دیں۔

سوال ہمیں محض کس کی خاطر نیکی کو بجالانا چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اسکی رضا حاصل ہو اور اسکے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اسکے کہ اس پر ثواب ہو یا نہ ہو۔ ایمان تب ہی کامل ہوتا ہے جبکہ یہ وسوسہ اور وہم درمیان سے اٹھ جاوے۔

......☆......☆......☆......

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا　اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

(SINCE 1964)　﴿ہمارا عزم صاف ستھرا کاروبار﴾

قادیان دار الامان میں گھر، فلیٹس اور بلڈنگ کی عمدہ اور مناسب قیمت پر تعمیر کیلئے رابطہ کریں، اسی طرح قادیان دار الامان میں مناسب قیمت پر بنے بنائے نئے اور پرانے مکان/فلیٹس اور زمین کی خرید اور renovation کیلئے رابطہ کریں۔

(PROP: TAHIR AHMAD ASIF)

contact no. : 87279-41071, 83603-14884, 75298-44681

e mail : hussainconstructionsqadian@gmail.com

HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر10708: میں انوار احمد ولد مکرم فیروز الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر عمر 37 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ دوہا (قطر) مستقل پتہ: کٹک اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 جنوری 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے: زمین بمقام قادیان مالیت 12 لاکھ 60 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حاشر احمد کے وی — العبد: انوار احمد — گواہ: مدثر احمد

مسل نمبر11569: میں مسرور احمد ولد مکرم مہتاب احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 16 نومبر 1997 پیدائشی احمدی ساکن محلہ محمود قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 ستمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 9098 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد بیگ — العبد: مسرور احمد — گواہ: عبدالقیوم وگے

مسل نمبر11570: میں صافیہ قاسم زوجہ مکرم پی اے محمد قاسم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1961 پیدائشی احمدی ساکن Parolapidikayil ویگا نلور تھریسور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7؍نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 24 گرام سونا 22 کیریٹ، حق مہر 2000 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام احمد — الامۃ: صافیہ قاسم — گواہ: سلطان نصیر

مسل نمبر11571: میں حسن جاسمین زوجہ مکرم راشک احمد ٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن Thequmthodiyil(H) ویگا نلور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7؍اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 24 گرام سونا 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشک احمد ٹی — الامۃ: حسن جاسمین — گواہ: سلطان نصیر

مسل نمبر11572: میں عدنان احمد نبیل ولد مکرم محمد طاہر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ باب الابواب قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 7711 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبدالرزاق — العبد: عدنان احمد نبیم — گواہ: حافظ اسلم احمد

مسل نمبر11573: میں سلیمان احمد ولد مکرم محمود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 31 جنوری 2006 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ: مہنڈر منکوٹ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اکتوبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فراز احمد — العبد: سلیمان احمد — گواہ: زبیر احمد نائک

مسل نمبر11574: میں یاسر احمد طارق ولد مکرم ناصر احمد طارق صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 11؍جولائی 2003 پیدائشی احمدی ساکن محلہ مبارک قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد فانی — العبد: یاسر احمد طارق — گواہ: ناصر احمد طارق

مسل نمبر11575: میں یاسمین پروین خان زوجہ مکرم نشاط باری خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 27؍ستمبر 1991 تاریخ بیعت مارچ 2003 ساکن محلہ باب الابواب قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍اکتوبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 50 ہزار روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نشاط باری خان — الامۃ: یاسمین پروین خان — گواہ: سید اعجاز احمد آفتاب

مسل نمبر11576: میں سامیہ عابد بنت مکرم محمد عابد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 19 جون 2000 پیدائشی احمدی ساکن 97/134 طلاق محل کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جون 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ماہوار 4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کشور جہاں — الامۃ: سامیہ عابد — گواہ: محمد بشارت خان

مسل نمبر11577: میں فاران نعیم احمد سندی ولد مکرم نعیم احمد سندی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 9؍جون 2007 پیدائشی احمدی ساکن انسولی، ساونت واڑی مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد — العبد: فاران نعیم احمد سندی — گواہ: شیخ اسحاق

مسل نمبر11578: میں نذیر خان بجلی ولد مکرم عبدالخان احمد خان بجلی صاحب قوم احمدی مسلمان تاریخ پیدائش 1؍جولائی 1956 پیدائشی احمدی ساکن شیرلا ٹیلی واڑی ساونٹ واڑی مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17؍نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 25 گنٹھہ غیر زرعی زمین بمقام موضع شیرلہ سروے نمبر 130/1/A موجودہ قیمت کم وبیش 3 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد — العبد: نذیر احمد خان بجلی — گواہ: شیخ اسحاق

مسل نمبر11579: میں ہاجرہ بیگم ہیریک زوجہ مکرم عبدالشکور ہیریک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 63 سال تاریخ پیدائش 1976 ساکن ساونت واڑی مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ناک کی نتھنی 0.1 گرام 22 کیریٹ، حق مہر 12000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز خوردونوش ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد　　الامۃ: ہاجرہ بیگم　　گواہ: شیخ اسحاق

مسل نمبر 11580: میں رحمت النساء زوجہ مکرم ابراہیم ہیریک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 75 سال پیدائشی احمدی ساکن نگوڈہ پاٹل ساونت واڑی ضلع سندھودرگ صوبہ مہاراشٹر ابقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/ نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کی چین 10 گرام، کان کی بالیاں 4 گرام، کان کی بالیاں 3 گرام، ناک کی نتھنی 0.5 گرام تمام زیورات 22 کیریٹ، حق مہر 1000 روپے، 20 گنٹھ زمین غیر زرعی سروے نمبر 81/17A موضع نگوڑا۔ میرا گزارہ آمداز خوردونوش ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد　　الامۃ: رحمت النساء　　گواہ: شیخ اسحاق

مسل نمبر 11581: میں حمید نذیر خان بجلی ولد مکرم نذیر خان بجلی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار تاریخ پیدائش 8/ مارچ 1983 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: موتی وہارا پارٹمنٹ سلائی باڈا ساونت واڑی۔ مستقل پتہ: ہاؤس نمبر 484 گلشن احمد تیلیووای (شیرلا) ساونت واڑی مہاراشٹر ابقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد　　العبد: حمید نذیر خان بھٹی　　گواہ: شیخ اسحٰق

مسل نمبر 11582: میں محفوظ سندی ولد مکرم مجیب احمد سندی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 1/ جنوری 2007 پیدائشی احمدی ساکن ساونت واڑی سندھودرگ مہاراشٹر ابقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/ نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد　　العبد: محفوظ سندی　　گواہ: شیخ اسحاق

مسل نمبر 11583: میں عبدالقیوم قطور ولد مکرم عبدالقادر قطور صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 6/ فروری 1977 پیدائشی احمدی ساکن آرٹی او باندہ روڈ شیرلا ساونت واڑی مہاراشٹر ابقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان چار کمروں پر مشتمل موجودہ قیمت ایک ہزار 57/05 sqft سروے نمبر کویلو کا کچا مکان موضع شیرلا تعمیر کردہ ایک گنٹھ پر، دو گنٹھ خالی جگہ (پوہا میل) سروے نمبر 224/34/29 سروے نمبر موضع انسولی میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد　　العبد: عبدالقیوم قطور　　گواہ: شیخ اسحاق

مسل نمبر 11584: میں نبیلہ محمود احمد سندی زوجہ مکرم محمود احمد سندی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن 1404 ہاؤس اودیم نگر (ایم آئی ٹی سی) ساونت واڑی ضلع سندھودرگ صوبہ مہاراشٹر ابقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور 20 گرام 22 کیریٹ، گلے کا ہار، 2 کان کی بالیاں بصورت حق مہر، ایک عدد انگوٹھی 2.5 گرام 22 کیرٹ۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد　　الامۃ: نبیلہ محمود احمد سندی　　گواہ: شیخ اسحاق

مسل نمبر 11585: میں رضوانہ حمید خان بجلی زوجہ مکرم حمید نذیر خان بجلی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 21 فروری 1993 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: موتی وہارا پارٹمنٹ سالائی باڈا ساونت واڑی مستقل پتہ: 484 گلشن احمد تیلیواڑی شیرلاٹی ساونت واڑی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: 25 گرام، حق مہر 1 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمداز خوردونوش ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد　　الامۃ: رضوانہ حمید خان بجلی　　گواہ: شیخ اسحاق

مسل نمبر 11586: میں منصورہ بیگم زوجہ مکرم مبارک احمد وڈو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 17/ دسمبر 1973 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: آرٹی او انسلی ساونت واڑی مہاراشٹرا۔ مستقل پتہ: شیرلا ساونت واڑی مہاراشٹر ابقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/ نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ناک پھول طلائی قیمت 600 روپے، حق مہر 11000 روپے، غیر زرعی زمین 20 گنٹھ سروے نمبر 81/17/A موضع نگڑا۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد　　الامۃ: منصورہ بیگم　　گواہ: شیخ اسحاق

مسل نمبر 11587: میں خدیجہ ظہیر الدین ہریکر زوجہ مکرم ظہیر الدین ہریکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 8/ اپریل 1987 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: انسلی ساونت واڑی مہاراشٹرا مستقل پتہ: نگڑا ساونت واڑی مہاراشٹر ابقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 12000 روپے۔ زیور طلائی منگل سوتر 10 گرام 22 کیریٹ موجودہ قیمت کم وبیش مبلغ 56000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد　　الامۃ: خدیجہ ظہیر الدین ہریکر　　گواہ: شیخ اسحاق

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب تم ایک وجود کی طرح ہوجاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کرلیا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)

ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

MOBILE REPAIR SERVICES

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں

Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 14 - December - 2023 Issue. 50

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

غزوۂ احد پر روانگی کے دوران پیش آنے والے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ نیز فلسطین کے معصوموں کیلئے دعا کی مکرر تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8/دسمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ خطبے میں جنگِ احد کے متعلق ذکر ہو رہا تھا۔ اس حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا ہے وہ مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کفار کے لشکر نے بدر کی جنگ کے بعد بدر کے میدان سے بھاگتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ اگلے سال ہم دوبارہ مدینہ پر حملہ کریں گے اور اپنی شکست کا مسلمانوں سے بدلہ لیں گے چنانچہ ایک سال کے بعد وہ پھر پوری تیاری کر کے مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ مکہ والوں کے غصہ کا یہ حال تھا کہ بدر کی جنگ کے بعد انہوں نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ کسی شخص کو اپنے مُردوں پر رونے کی اجازت نہیں اور جو تجارتی قافلے آئیں گے ان کی آمد آئندہ جنگ کیلئے محفوظ رکھی جائے گی۔ چنانچہ بڑی تیاری کے بعد تین ہزار سپاہیوں سے زیادہ تعداد کا ایک لشکر ابوسفیان کی قیادت میں مدینہ پر حملہ آور ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ آیا ہمیں شہر میں ٹھہر کر مقابلہ کرنا چاہئے یا باہر نکل کر۔ آپ ﷺ کا اپنا خیال یہی تھا کہ دشمن کو حملہ کرنے دیا جائے تا کہ جنگ کی ابتداء کا بھی وہی ذمہ دار ہو اور مسلمان اپنے گھروں میں بیٹھ کر اس کا مقابلہ کر سکیں۔ مگر وہ نوجوان مسلمان جو بدر کی جنگ میں شامل نہ ہو سکے تھے اور جن کے دلوں میں خدا کی راہ میں شہادت کی حسرت تھی۔ انہوں نے یہی خواہش کی کہ باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ اس موقعے پر حضور ﷺ نے اپنی ایک خواب بھی بیان کی جس میں آپ ﷺ نے چند گائیں دیکھیں، جو کہ ذبح کی جا رہی تھیں۔ اسی طرح دیکھا کہ آپؐ کی تلوار کا سرا ٹوٹ گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ منظر بھی دیکھا کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ ایک محفوظ اور مضبوط زرہ کے اندر ڈالا ہے۔ نیز یہ بھی دیکھا کہ آپ ﷺ ایک مینڈھے کی پیٹھ پر سوار ہیں۔ صحابہؓ کے استفسار پر حضورِ اکرم ﷺ نے ان مناظر کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ گائیوں کے ذبح ہونے کی تعبیر تو یہ ہے کہ میرے بعض صحابہؓ اس جنگ میں شہید ہوں گے۔ تلوار کا سرا ٹوٹنے کی تعبیر یہ ہے کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی اہم وجود شہید ہوگا یا اس مہم میں شاید مجھے ہی کوئی تکلیف پہنچے۔ زرہ میں ہاتھ ڈالنے کی تعبیر یہ ہے کہ ہمارا مدینے میں ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے۔ مینڈھے پر سوار ہونے کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ کفار کے لشکر کے سردار پر ہم غالب آئیں گے۔ گو اس خواب نے مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ ان کا مدینہ میں رہنا زیادہ اچھا ہے مگر چونکہ خواب کی تعبیر رسول کریم ﷺ کی اپنی تھی الہامی نہیں تھی آپ نے اکثریت کی رائے کو تسلیم کر لیا اور لڑائی کیلئے باہر جانے کا فیصلہ کر دیا۔

جب باہر نکل کر جنگ کرنے کا فیصلہ ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو تیاری کا حکم دیا اور آپؐ خود بھی جنگ کی تیاری کرنے لگے۔ اس وقت حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت اسید بن حضیرؓ نے لوگوں سے کہا کہ تم لوگوں نے باہر نکل کر لڑنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کی مرضی کے خلاف مجبور کر دیا ہے۔ اس لیے اب بھی اس فیصلے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چھوڑ دو۔ آپؐ جو بھی فیصلہ فرمائیں گے اس میں ہی ہماری بھلائی ہوگی۔ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ نے جنگی لباس پہن رکھا تھا۔ لوگوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں اپنا مدّعا پیش کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ نبی کیلئے یہ جائز نہیں کہ ہتھیار لگانے کے بعد اس وقت تک انہیں اتارے جب تک اللہ اسکے اور اسکے دشمنوں کے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہوتے ہوئے تین نیزے منگوائے اور ان پر تین جھنڈے باندھے۔ قبیلہ اوس کا جھنڈا اسید بن حضیرؓ کو دیا، قبیلہ خزرج کا جھنڈا حباب بن منذرؓ کو دیا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت علیؓ کو دیا۔ مدینے میں باقی رہنے والے لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے ابن ام مکتوم کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔ مسلمانوں کے لشکر میں دو گھوڑے اور ایک سَو زرہ پوش تھے۔

راستے میں یہود کا ایک گروہ مسلمانوں کی جانب سے جنگ میں شرکت کیلئے آیا تو حضور ﷺ نے کفار کے بالمقابل یہود کی مدد لینے سے انکار کرتے ہوئے انہیں جنگ میں شرکت سے روک دیا۔ اسی طرح حضور ﷺ نے پندرہ سال سے کم عمر لڑکوں کو جنگ میں شرکت سے روکتے ہوئے انہیں بھی واپس بھجوا دیا۔

لشکرِ اسلامی نے جب رات قیام کیا تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہؓ کی قیادت میں پچاس سپاہیوں کو مقرر فرمایا جنہوں نے رات بھر اسلامی لشکر کے اردگرد پہرہ دیا۔

عبداللہ بن ابی بن سلول پہلے تو ساتھ آیا تھا لیکن رستے میں واپس چلا گیا تھا۔ اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ سحری کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخین کے مقام سے آگے کوچ فرمایا اور مدینہ اور احد کے درمیان میں شوط نامی ایک مقام پر پہنچ کر نماز کا وقت ہو گیا اور اس جگہ آپ نے نماز فجر ادا فرمائی۔ شوط وادی کناہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے۔ اسی جگہ عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے ساتھی منافقوں سمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر واپس ہو گیا۔ واپسی پر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ آپ نے میری بات نہیں مانی اور لڑکوں کی بات مانی ہے۔ ہم کس بنا پر اپنی جانیں دیں۔ عبد اللہ بن ابی کے ساتھ منافقین کے لوٹ جانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود صحابہؓ کی تعداد سات سَو رہ گئی۔ اس موقعے پر انصار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مدینے کے یہود میں سے جو ہمارے حلیف اور حمایتی ہیں کیوں نہ ہم ان سے مدد لے لیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں ان کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد صحابہؓ سے تفصیلی خطاب فرمایا جس میں مسلمانوں کیلئے مکمل لائحہ عمل تھا کہ کس طرح دین پر عمل کرنا ہے۔ اس جنگ میں قریش کے ساتھ قبیلہ بنی تہامہ اور قبیلہ بنو کنانہ بھی شامل ہو گئے اور یوں کفار کے لشکر کی تعداد تین ہزار تک جا پہنچی۔ کفار کا تمام لشکر مسلح تھا۔

حضور انور نے فرمایا اس جنگ کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان ہو جائے گی۔

بعدہ حضور انور نے فرمایا: فلسطینیوں کیلئے میں دعاؤں کیلئے کہتا رہتا ہوں دعائیں کرتے رہیں۔ گذشتہ دنوں جنگ بندی ختم ہونے کے بعد جیسا کہ خیال تھا وہی ہو رہا ہے اور اسرائیلی حکومت پہلے سے بڑھ شدت سے غزہ کے ہر علاقے میں اب بمباری اور حملے کر رہے ہیں پھر معصوم بچے اور شہری شہید ہو رہے ہیں۔ اب تو اس حرکت کے خلاف امریکہ کے ایک کانگریس کے نمائندے نے بھی جو غالباً یہودی ہیں یہ کہا ہے کہ اب بہت ہو گیا ہے۔ امریکہ کو اسے روکنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ امریکہ کے صدر بھی دبے دبے الفاظ میں اب یہ بیان دے رہے ہیں کہ یہ گولہ باری بند ہونی چاہئے جو شمال جنوب میں یکساں ہو رہی ہے۔ پہلے کہتے تھے شمال کی طرف چلے جاؤ کچھ نہیں ہوگا اب وہاں بھی یہی حال ہے۔

بہرحال یہ صدر صاحب امریکہ کے یہ الفاظ جو ہیں یہ کسی انسانی ہمدردی کی وجہ سے نہیں ہیں کسی غلط فہمی میں ہمیں نہیں رہنا چاہئے بلکہ یہ ان کے اپنے مفاد کی وجہ سے ہے یہ اپنے ووٹ لینے کیلئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ ان کو فلسطینیوں سے یا مسلمانوں سے کوئی ہمدردی نہیں۔

پھر مسلمان ممالک ہیں تو ان کی آواز میں کچھ زور تو پیدا ہو رہا ہے لیکن جب تک ایک ہو کر جنگ بندی کی کوشش نہیں کریں گے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں بھی وحدت پیدا فرمائے۔ غیر مسلم دنیا کو پتہ ہے کہ مسلمانوں میں وحدت نہیں ہے بلکہ مسلمان مسلمان کو مارنے پہ قتل کرنے پہ لگا ہوا ہے۔ یمن میں کیا کچھ نہیں ہو رہا اسی طرح دوسرے ممالک ہیں۔ ہزاروں بچے اور معصوم مر رہے ہیں مسلمانوں کے ہاتھوں بلکہ لاکھوں ہیں بعض جگہ تو اور یہی چیز غیروں کو جرأت دلا رہی ہے کہ ان پر ظلم بھی کرو تو کوئی فرق نہیں پڑتا یہ تو خود اپنے آپ پہ ظلم کرتے ہیں۔ جب مسلمانوں کو مسلمان کی جان کی فکر نہیں تو دشمن پھر کیوں فکر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو بڑا سخت انذار فرمایا ہے قرآن شریف میں کہ مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنے پر جو انذار فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ وہ جہنمی ہوں گے۔ اللہ کرے کہ مسلمان ایک ہو کر دنیا سے ظلم کو ختم کرنے کا ذریعہ بنیں نہ کہ اس میں بڑھنے کا۔

یو.این.او نے اپنی آواز میں کچھ بلندی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن انکی آواز کو کون سنتا ہے۔ کہہ تو یہ دیتے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے لیکن کچھ نہیں کر سکتے۔ ان کی بات ماننے والا ہی کوئی نہیں جو بڑی طاقتیں ہیں وہ اپنا حق استعمال کر لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے۔ بہرحال پہلے بھی میں نے جماعتوں کے ذریعہ پیغام بھیجا ہوا ہے کہ اس ظلم کو روکنے اور ختم کرنے کیلئے ہمیں دعا کے ساتھ اپنے حلقہ احباب اور اپنی جماعتوں کے سیاست دانوں کو آواز اٹھانے کیلئے مسلسل توجہ دلانی چاہئے اسی طرح اپنے حلقہ احباب میں بھی یہ بات پھیلائیں کہ اس ظلم کو ختم کرنے کیلئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ معصوموں کو ظلم سے بچا لے۔

آخر میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو مرحومین مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عبدالحکیم اکمل صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ ہالینڈ اور ماسٹر عبدالمجید صاحب واقفِ زندگی استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی۔

......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad